علم العُروض

جمیل الرحمان

Formatting, PDF by:

Muhammad Junaid Ahmed Atari

mj.atari@gmail.com

+92-345-5776662

8/16/2012

علم العروض

(ترمیم شدہ)

از

جمیل الرحمٰن

طلباء کی سہولت کے لیے16 دسمبر 2011 تک ترمیم شدہ اسباق ایک تا ستائیس کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

سبق نمبر 1

محترم ساتھیو۔۔۔

اس علم کی طرف پہلا قدم بڑھانے سے پیشتر میری ایک بات گرہ میں باندھ لیجئے کہ یہ وہ علم ہے جس کے طلسمی در کھولنے کے لئے ہمیں جو اسم اعظم درکار ہے وہ الفاظ کا تلفّظ ہے۔ سیکھنے کے لئے لازم نہیں کہ آپ کو کسی لفظ کا صحیح تلفظ ہی معلوم ہو تو آپ اسے سیکھ سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ آپ غلط یا صحیح۔۔۔لفظ کا جو تلفظ بھی کریں اس کے بارے میں آپ کو پر یقین ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تلفظ ہی حروف کو حرکات عطا اور بحر کے رکن کا تعین کرتا ہے۔ اور حرکات کی ہم آہنگی ہی ایک بحر کے مخصوص وزن میں ڈھلتی ہے۔

حرکت کیا ھے۔

حرکت وہ ہے جو ایک لفظ کا لباس ہے۔ زیر، زبر، پیش، تشدید لفظ کے حروف کو متحرک کرتی ہیں جبکہ جزم اسے ساکن۔

مثلاً۔۔ **رُوْپْ مَتِیْ** ۔۔ایک نام ہے۔ جس میں ر پر پیش۔۔ واؤ پر جزم، پ پر جزم۔۔۔ میم پر زبر۔۔ ت کے نیچے زیر اور ی پر جزم ہے۔
اگر یہ حرکات موجود نہ ہوں تو رُوپ متِی کے بجائے اسے ت پر تشدید ڈال کر روپ۔ مت۔ تی بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ جس کا صوتی تاثر بالکل مختلف ہے۔

للذا طے یہ پایا کہ آپ جب بھی کسی لفظ کو اپنی شاعری میں استعمال کریں گے تو اس کے تلفظ کی باقاعدہ تحقیق کریں گے۔ تاکہ آپ کا شعر وزن سے خارج قرار نہ پائے۔

یاد رکھیئے۔

لفظ ۔۔حروف کی چھوٹی چھوٹی آوازوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جن کا اچھی طرح آپس میں مدغم ہونا ہی ایک آہنگ کو جنم دیتا ہے۔

سبق نمبر 2

تلفظ۔

اگر عروض سیکھنے کے لئے اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں یہ علم ہونا چاہئے کہ لفظ کتنے حروف اور کتنی حرکات پر مشتمل ہے۔اردو میں کوئی لفظ سات حروف سے زیادہ نہیں ہے۔یعنی آپ لفظ دل کو مختصر ترین اور لفظ استقبال کو اردو کا طویل ترین لفظ فرض کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی لفظ دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل ہو تو اس کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔مثلاً

1۔ دو حرفی لفظ ---------------- دِلْ -- دال کے نیچے زیر ' لام پر جزم

2۔ سہ حرفی لفظ ---------------- مِثْلْ -- میم کے نیچے زیر ' ث پر جزم ' لام پر جزم

مَسَلْ -- میم پر زبر ' سین پر زبر ' لام پر جزم

زَبَرْ -- زے پر زبر ' بے پر زبر ' رے پر جزم

3۔ چہار حرفی لفظ ---------------- مُبَدّلْ -- میم پر پیش ' بے پر زبر ' دال پر تشدید ' لام پر جزم

4۔ پنج حرفی لفظ ---------------- تَبْدِیْلْ -- تے پر زبر ' بے پر جزم ' دال کے نیچے زیر ' یے اور لام پر جزم

5۔ شش حرفی لفظ ---------------- بِہْتَرِیْنْ -- بے پر زبر ' ہ پر جزم ' ت پر زبر ' رے کے نیچے زیر ' ن پر جزم

6۔ ہفت حرفی لفظ ---------------- اِسْتَقْبَالْ -- الف کے نیچے زیر ' س پر جزم ' ت پر زبر ' ق پر جزم ' ب پر زبر ' الف اور لام پر جزم

یاد رکھئے۔

اردو میں کوئی لفظ ساکن حرف یعنی کسی ایسے حرف سے شروع نہیں ہوتا۔جس پر جزم ہو۔

الفاظ کی یہ صورتیں آپ اچھی طرح سمجھ لیں۔کیونکہ ان ہی کی تقسیم سے ہمیں آگے چل کر عروض کا کھیل کھیلنا ہے۔کھیل اس لئے کہ ہمیں ایک ایسے حسابی طریق سے واسطہ پڑے گا۔جس کی بنیاد حروف کے اُس کھیل پر ہے۔جو لفظ بناتی ہیں۔لیکن یہاں ایک اور بات بہت اہم ہے کہ ہماری شاعری میں مکتوبی سے زیادہ ملفوظی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ لکھے ہوئے لفظ سے زیادہ وزن میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ شعر میں اس لفظ کو بولا یا ادا کیسے کیا گیا ہے۔مثلاً کئی مرتبہ ہم خوشبو۔۔جو پنج حرفی لفظ ہے ۔اسے خشبو۔کے وزن پر چہار حرفی پڑھتے ہیں۔تو وزن میں بھی وہ چہار حرفی ہی شمار ہو گا۔کیسے ؟۔یہ بتانے کا یہاں موقع نہیں۔اس وقت صرف یہ یاد رکھیں کہ ہماری شاعری میں لکھے ہوئے لفظ سے زیادہ بولے گئے لفظ کی اہمیت ہے۔

سبق نمبر 3

گزشتہ سبق میں آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ بعض الفاظ کے آخری دو حروف پر میں نے جزم دی تھی۔ تاکہ آپ کو بنیادی تقسیم اور علامتوں سے آگاہ کیا جا سکے اور حروف پر حرکات کی شناخت کے عمل میں آپ کسی الجھن کا شکار نہ ہوں۔ جب کہ اردو زبان کے الفاظ کے ضمن میں اصل حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اُردو میں کوئی لفظ ساکن حرف سے شروع نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دو ساکن کبھی اکھٹے نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرا ساکن حرف بولتے ہوئے ہمیشہ متحرک ہو جاتا ہے اور اس پر ہلکی سی زبر کا گمان ہوتا ہے۔ مثلاً آپ لفظ۔ استقبال۔ کو دیکھئے۔ جس کے آخری دو حروف بظاہر ساکن ہیں۔ لیکن جیسے ہی آپ لفظ استقبال کو زبان سے ادا کریں گے۔ تو لام میں خفیف سی حرکت محسوس کریں گے۔ جو زبر کی حرکت سے مماثل ہو گی۔ مشق کے لئے اسے دوہرا کر دیکھئے۔

سوال۔۔۔ کام اور ناک دو مختلف الفاظ ہیں۔ دونوں میں ک' ن پر کون کون سی حرکت ہے۔؟

اسی طرح یاد رکھئے کہ جس لفظ میں نون غنہ استعمال ہو گا وہ بولتے ہوئے اس کا حصہ شمار نہیں ہوتا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نون غنہ کو حلق کے بجائے ناک سے ادا کیا جاتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب نون غنہ کسی حرف علّت یعنی ا' و یا ی کے بعد آئے تو اسے ادا نہیں کیا جاتا۔۔ مثال۔۔۔ کہاں

حرف و حرکت کی پہچان کے بعد اب وہ مرحلہ آ گیا ہے۔ جب ہمیں حروف کی باہمی رفاقت اور ان کی ایک دوسرے سے شراکت کو دیکھ کر کچھ اصطلاحیں سیکھنا پڑیں گی۔ کیونکہ انہیں سیکھے بغیر ہم علم العروض کی زمین پر قدم نہیں رکھ سکیں گے۔ لیکن انہیں سیکھنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر یاد کرا دوں کہ عروض میں الفاظ کے املا سے زیادہ ان کی آواز زیادہ اہم ہے۔ جب دو یا دو سے زیادہ حروف یا لفظ آپس میں ملتے ہیں تو آوازوں کا ایک سلسلہ پیدا کرتے ہیں۔ جسے شعر کا آہنگ کہا جاتا ہے۔ یہاں میں کچھ تعریفیں درج کروں گا۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

مکتوبی۔۔۔۔۔۔ وہ لفظ جو لکھا جائے۔۔۔۔ مثال ۔۔۔۔ خواب

ملفوظی۔۔۔۔۔۔ وہ لفظ جو زبان سے ادا کیا جائے ۔۔۔۔ مثال ۔۔۔۔ خاب

مکتوبی اور ملفوظی الفاظ میں فرق نوٹ کریں۔ اور چند الفاظ لکھ کر اس کی مثال دیں۔

سبب۔

دو حروف یا آوازوں سے مل کر جو لفظ یا جزو بنتا ہے۔۔ اسے سبب کہتے ہیں۔

سبب خفیف ۔۔۔ جس لفظ میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اسے سبب خفیف کہتے ہیں۔۔۔ مثال ۔۔۔ دِلْ ' کہہْ ' خطْ ' آ ' ہمْ

سبب ثقیل ۔۔۔ جس لفظ کے دونوں حروف متحرک ہوں اسے سبب ثقیل کہتے ہیں۔ لیکن اردو میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس کے دونوں حروف ساکن یا متحرک ہوں۔ تو یہ سبب ثقیل صرف اسی صورت میں سامنے آتا ہے جب دو الفاظ کو ترکیب دیا جائے۔ مثلاً۔ درِ یار۔ اس میں دال پر زبر اور رے کے نیچے زیر آئی تو یہ درے یار پڑھا جائے گا۔

یاد رکھئے

اردو میں سبب ثقیل صرف دو الفاظ کو اضافت دے کر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

سبق نمبر 4

ایک اچھے شاعر کے لئے از بس ضروری ہے کہ وہ حروف کے پس منظر اور ان کے باہمی اتصال سے جنم لینے والے لفظ میں موجود معنوی جوہر سے خوب واقف ہو تا کہ وہ اپنے شعر میں لفظ کا صحیح استعمال کر سکے۔ اگرچہ حروف کا پس منظر اور الفاظ کا جوہر شاعری کے باب میں ایک الگ اور مستقل موضوع ہونا چاہئے۔ مگر اردو زبان میں بد قسمتی سے اب تک اسے سیکھنے پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی' دوسرے علم التحریر کی اہمیت کو در خور اعتنا سمجھ کر اس پر لکھا بھی نہیں گیا۔ میں کوشش کروں گا کہ گاہے بگاہے مناسب مراحل پر اس پر گفتگو جاری رکھوں۔ تا کہ عروض کے ساتھ ساتھ آپ اس علم سے بھی استفادہ کر سکیں۔

یاد رکھیئے۔
علم التحریر میں حروف مختلف تہذیبی' فکری اور جذباتی حالتوں کی جزوی نمائندگی کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہم حرف۔ح۔کی سیریز کو دیکھتے ہیں۔جو۔ج' چ' ح اور خ۔کے سیٹ پر مشتمل ہے۔

ح ۔۔ ایک طاقتور' توانا اور جوان اونٹ کی علامت۔۔اور ان الفاظ میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔جو فکری یا جذباتی نمائندگی کرنے کے حامل الفاظ ہوں۔

ج ۔۔ ایک گابھن اونٹنی کی علامت ہے۔۔۔وقار' نفاست اور عظمت سے مملو الفاظ میں زیادہ استعمال ہوتا ہے یا جن کا تعلق کسی بھی تخلیقی حیثیت سے ہو۔

خ ۔۔ایک باربردار اونٹ کی علامت ہے۔۔۔۔زیادہ تر زندگی کے مسائل سے تعلق رکھنے والی کیفیتوں اور جذباتی و فکری کشمکش سے مملو الفاظ میں پایا جاتا ہے۔

چ ۔۔ تین نقطے۔۔اونٹ کے پُر شکم' دو آنکھوں اور ایک منہ کے نمائندہ ہیں۔یعنی ان الفاظ سے زیادہ تعلق رکھتا ہے جو مطالعہ' مشاہدہ اور تجربے اور انتخاب کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ حرف فارسی سے اردو میں شامل ہوا ہے۔ عربی میں چ نہیں ہوتا۔

آپ اگر کسی لفظ کی ساخت کو غور سے دیکھیں گے تو آپ کے مشاہدے میں یہ بات آئے گی کہ جب یہ حروف دوسرے حروف کے ساتھ مل کر کوئی لفظ بنائیں گے۔ تو ان حروف کے پس منظر کی معنویت کی چھاپ آپ کو اس لفظ پر ضرور دکھائی دے گی۔اردو زبان چونکہ مختلف تہذیبوں کی مشترکہ نمائندہ ہے۔لہٰذا ظاہر ہے کہ اس کے حروف تہجی بھی مختلف تہذیبوں اور ان کے جوہری اثرات کے نمائندہ بن کر ان تہذیبوں کا مجموعی فکری جوہر سمیٹے ہوئے ہیں۔

بہر حال مندرجہ بالا مضمون ایک جملہِ معترضہ کے طور پر آپ کی دلچسپی کو مہمیز لگانے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔علم العروض سے اس کا تعلق نہیں۔
گزشتہ سبق میں ہم نے۔سبب۔اور اس کی اقسام پر گفتگو کی تھی۔آج ہم۔وتد۔پر بات کریں گے۔

وَتَدْ۔ (و ت د۔۔۔۔واؤ پر زبر' ت پر زبر' دال پر جزم)۔
تین حروف کے باہمی اتصال سے بننے والے لفظ یا اس کے جزو کو کہتے ہیں۔

سبب کی جمع۔اسباب اور وتد کی جمع اوتاد ہے۔۔وتد کی تین اقسام ہیں۔

1۔ **وَتَدْ مجموع** ۔۔ مثال۔نظر۔ن پر زبر' ظ پر زبر' رے پر جزم۔۔۔۔غور کریں پہلے دونوں حروف پر زبر ہے اور تیسرا ساکن ہے۔

2۔ **وَتَدِ مفروق**۔۔ اس میں پہلے حرف پر زبر' دوسرے پر جزم اور تیسرا متحرک ہوتا ہے۔ مگر ایسا کوئی لفظ اردو زبان میں موجود نہیں۔جو ساکن سے شروع ہو یا متحرک لفظ پر ختم ہو۔لہٰذا وتد مفروق کو سمجھنے کے لئے بھی وہی سبب ثقیل والے طریق کو اختیار کی جاتا ہے کہ دو الفاظ کے درمیان کسرہء اضافت یا واؤ جسے واؤ عطف کہتے ہیں لگا دیا جاتا ہے۔امثال۔۔ شوقِ فضول۔۔ شین پر زبر' واؤ پر جزم' ق کے نیچے زیر لگا کر اسے متحرک کر لیا تو اسے اب شوقے پڑھا جائے گا۔اسی طرح۔رقصِ بسمل۔ ہو گا۔۔اس پر اعراب لگا کر آپ دکھائیں کہ کہاں وتد مفروق ہے۔

نَاُزْ و انداز ۔۔۔۔ ن پر زبر ‘الف پر جزم ‘زے واؤ عطف[1] کے ساتھ مل کر متحرک ہو گئی۔۔ایسے۔۔۔ نائز۔۔واؤ عطف کی جگہ اس پر پیش آگئی۔۔۔ جان و مال کی وضاحت آپ کریں۔۔۔۔اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ وتد مفروق کبھی مصرع کے آخر میں نہیں آسکتا۔

3۔ وتدموقوف ۔۔ نذر جیسے تین حرفی الفاظ ‘جن میں بظاہر پہلا حرف متحرک اور آخری دو ساکن ہوتے ہیں۔اور کلاسیکی وتد نہیں کہلا سکتے۔ان کے لئے وتد موقوف کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔کیونکہ وتد مفروق تو آپ ترکیب دے کر بنا لیتے ہیں لیکن ان مجرد الفاظ کو بھی کوئی نام دیا جانا چاہئے۔اسی لئے انہیں موجودہ دور میں عروض کے ایک ماہر نے وتد موقوف کا نام دیا ہے جو رائج ہو رہا ہے اور طالب علم کو تقسیم یاد رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

---

[1] وہ واو جو دو کلموں میں ربط دینے کے واسطے آتی ہے ‘ جیسے من و تو ‘ حمد و محمود وغیرہ۔

سبق نمبر 5

ایک بات دھیان میں رہے کہ علم العروض صرف شعر کا وزن تولنے کا ایک پیمانہ ہے ۔جس طرح کسی جنس کو تولنے کی ایک میزان ہوتی ہے۔اسی طرح شعر کو تولنے کے لئے یہاں باٹ کی جگہ اسباب واوتاد (جو بحور کو تشکیل دیتے ہیں) استعمال ہوتے ہیں۔عروض کا سارا کھیل اسباب واوتاد ہی کا ہے۔اگر آپ نے انہیں اچھی طرح سمجھ لیا تو اگلی منزلیں آسان ہو جائیں گی۔ایک اور بات۔علم العروض کسی کو شاعر نہیں بنا سکتا۔شعر کہنے کی صلاحیت ہر لحاظ سے خداداد ہے۔خواہ یہ وہبی ہو یا اکتسابی۔علم العروض صرف یہ سکھاتا ہے کہ آپ نے اپنی شعری صلاحیت کو لباس کیا اور کیسے پہنانا ہے۔جب ہم بحور کا سلسلہ شروع کریں گے تو وہاں یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ وہ بحر کس کیفیت کے بیان کے لئے زیادہ موزوں ہے اور کیوں۔

یہاں ایک اور بات سمجھنی بہت ضروری ہے کہ جب ہم کسی مصرع یا شعر کی یہ دیکھنے کے لئے تقطیع کریں گے کہ وہ وزن میں ہے یا نہیں۔تو ہمیں علم ہونا چاہئے کہ کسی لفظ کا تلفظ کیا ہے۔کیونکہ اس لفظ کی آواز ہی یہ طے کرے گی کہ کہ تقطیع کرتے ہوئے ہم نے کس لفظ کو لینا یا چھوڑنا ہے۔اس کے بھی کچھ قواعد ہیں جو اپنی جگہ پر بیان ہوں گے ۔اس وقت صرف اس امر کو ذہن نشین کر لیں۔

ہم نے اب تک یہ دیکھا ہے کہ دو یا دو سے زیادہ حروف کی حرکات مل کر ایک جزو یا رکن بناتی ہیں۔جن کی مختلف اقسام ہیں اور جنہیں عمومی طور پر سبب یا وتد کہا جاتا ہے۔ اوتاد کے سلسلے میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی شعر کے کسی بھی مصرع کے آخر میں صرف وتد مجموع اور وتد موقوف ہی آ سکتے ہیں۔وتد مفروق نہیں آ سکتا کیونکہ اس کا آخری حرف متحرک ہوتا ہے۔

فاصلہ۔

اگر آپ نے گزشتہ اسباق میں اسباب واوتاد کی نوعیت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔تو آج ہم فاصلے پر بات کریں گے۔جس کو چونکہ ایک اصول کے بطور بیان کیا گیا ہے۔اس لئے صرف عمومی علمی دلچسپی کے پیش نظر بیان کیا جا رہا ہے۔ورنہ شعر کے وزن کو تولنے کے لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔فاصلے کی دو اقسام ہیں۔

1۔ **فاصلہ صغریٰ** ۔۔۔ایک ایسا لفظ جس کے پہلے تین حروف متحرک ہوں اور آخری ساکن۔۔اردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں' جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی لفظ یا تو عربی اور فارسی سے ہو گا یا اسے ترکیب دے کر ہی بنایا جا سکتا ہے۔مثلاً صاحب نظراں۔اک ذرا توجہ سے دیکھئے۔۔نَظَراں۔کے ن پر زبر' ظ پر زبر' رے پر زبر ہے جبکہ الف اور نون غنّہ آخر میں ساکن ہیں۔کیا آپ کے ذہن میں کوئی جھماکا ہوا کہ فاصلہء صغریٰ کیا ہے۔پہلے دو حروف کی وجہ سے سبب ثقیل اور آخری دو حروف کی وجہ سے سبب خفیف۔۔ن غنہ کی اپنی کوئی حیثیت نہیں اور وہ شمار نہیں ہو گا۔تو فاصلہء صغریٰ۔سبب ثقیل اور سبب خفیف کے مجموعے کا نام ہے۔

2۔ **فاصلہ کبریٰ** ۔۔۔فاصلہء کبریٰ کی تعریف یہ ہے کہ پانچ حروف' جن میں سے پہلے چار پر حرکت ہو اور آخری ساکن ہو' فاصلہء کبریٰ کہلاتا ہے۔اردو زبان میں اس کی بھی کوئی مثال نہیں البتہ عربی میں اس کی امثال موجود ہیں۔اردو میں مرکب الفاظ سے اس کی مثال سمجھ لیں۔ سَحَرِ نَو۔۔۔س پر زبر' ح پر زبر' رے کے نیچے زیر' ن پر زبر اور واؤ ساکن۔

اسباب واوتاد اور فاصلے۔کو علم العروض کی زبان میں اصول سہ گانہ کہا جاتا ہے۔انہیں سمجھے بغیر اس میدان میں ایک قدم اٹھانا بھی ناممکن ہے۔

سبق نمبر 6

عمومی دلچسپی کے پیش نظر یہ بیان کرتا چلوں کہ علم العروض اور فن موسیقی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔اہل موسیقی کا مدار تے اور نون ۔۔یعنی تن تن پر ہے۔جبکہ اہل عروض کے لئے اس فن کا اعتبار فے۔عین۔لام اور نون پر ہے۔۔لیکن ان دونوں علوم کا تقابل ایک علیحدہ موضوع ہے۔جس کی یہاں ضرورت نہیں۔یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارا ذہن کچھ بنیادی امور کے بارے میں پوری طرح واضح ہو۔

سبب اور وتد۔ایک۔لفظ۔کے اجزا کہلاتے ہیں۔

عروض کی زبان میں۔لفظ۔کم از کم دو یا زیادہ سے زیادہ تین اجزا کے مرکب ہونے سے بنتا ہے۔اور اس کا نام۔رکن۔ہے۔مثلاً لفظ۔تماشا۔۔ایک رکن ہے۔جو دو اجزا پر مشتمل ہے۔۔۔۔تما۔۔۔وتد مجموع۔۔۔شا۔۔۔سبب خفیف۔۔۔۔۔۔۔لفظ۔۔حاصل۔۔دو اجزا سے مرکب ہے۔۔حا۔۔۔سبب خفیف۔۔۔صل۔۔۔سبب خفیف۔۔۔۔۔تو نتیجہ یہ نکلا کہ جب دو یا تین اجزا آپس میں ملیں تو وہ ایک رکن بناتے ہیں۔جسے لفظ بھی کہا جاتا ہے۔

مختلف ارا کین کو آپس میں جب ایک مخصوص ترتیب سے ملایا جائے تو اس ترتیب سے ایک خاص صوتی آہنگ پیدا ہوتا ہے جسے بحر کہتے ہیں۔

بحر۔۔۔

اصل میں اسباب و وتد کا ایک دلچسپ کھیل ہے۔جسے کھیلنے سے پہلے یہ علم ہونا لازم ہے۔کہ انہیں تولا کن باٹوں سے جائے گا۔اس کے لئے میزان کے باٹ چاہئیں یا ہاکی کی ضرورت ہے۔ظاہر ہے آپ ہاکی سے باٹوں کا کام نہیں لے سکتے۔لہٰذا علم العروض میں اس کے لئے جو باٹ تجویز کئے گئے ہیں۔انہیں ارا کین عشرہ یا دس ارکان کہتے ہیں ۔اصل میں یہ ہیں تو اسباب واوتاد ہی۔مگر چونکہ اشعار کے معاملے میں بہت سے امور کو نشان زد کرنا ہوتا ہے۔اس لئے ان ارا کین عشرہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔جو پانچ اور سات حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔

پانچ حروف پر مشتمل دو ارا کین:

1۔ **فَعُولُنْ** ۔۔۔فعو۔۔ف پر زبر' ع پر پیش' واؤ ساکن۔۔وتد مجموع۔۔۔۔لن۔۔۔لام پر پیش' ن ساکن۔۔۔سبب خفیف۔۔۔مثال۔۔تماشا

2۔ **فَاْعِلُنْ** ۔۔۔فا۔۔ف پر زبر' الف ساکن۔۔۔سبب خفیف۔۔۔علن۔۔ع کے نیچے زیر' ل پر پیش' ن ساکن۔۔وتد مجموع۔۔مثال۔۔اے صنم

کیا آپ نے غور کیا کہ دونوں ارا کین میں ہر دو اجزا کی ترتیب مختلف ہے۔یعنی جب اجزا کی ترتیب الٹ دی تو۔۔فعولن۔۔فاعلن۔۔بن گیا۔۔پہلے وتد مجموع کا نمبر ایک تھا جو دوسرے میں سبب خفیف کے نمبر ایک ہونے کی وجہ سے وہ نمبر دو پر چلا گیا۔اور رکن کی آواز مختلف ہو گئی۔

سات حروف پر مشتمل ارا کین:

سات حروف پر مشتمل ارا کین کے اجزا میں ایک وتد اور دو اسباب ہوتے ہیں

3۔ **مُفَاعِیْلُنْ** ۔۔تین اجزا۔۔وتد مجموع' سبب خفیف' سبب خفیف۔۔۔۔مثال۔۔ترا دل تو

4۔ **مُسْتَفْعِلُنْ** ۔۔تین اجزا۔۔سبب خفیف (مُس) سبب خفیف (تف)' وتد مجموع (علن)۔۔مثال۔۔تم نے کہا

5۔ **فَاْعِلَاْتُنْ** ۔۔۔تین اجزا۔۔سبب خفیف (فا) وتد مجموع (علا) سبب خفیف (تن)۔۔۔۔مثال۔۔۔۔غم برابر

آپ نے دیکھا کہ ایک رکن مفاعیلن کے اجزا کی ترتیب کس طرح مختلف ہوئی اور اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ایک ہی رکن کے اجزا کے الٹ پھیر سے تین ارا کین وجود میں آ گئے۔جن کی آوازیں پڑھنے میں ایک دوسرے سے کتنی مختلف ہیں۔

سبق نمبر 7

اب آیئے ان ارا کین کی طرف جو اہل عروض کی رائے میں وتد مفروق سے مل کر بنتے ہیں۔

1۔ فَاْعِلَاْتُنْ ۔۔۔ وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف
2۔ مُسْ تَفْعِ لُنْ ۔۔۔ سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف
3۔ مَفْعُوْلَاْتُ ۔۔۔ سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

ان کے علاوہ دو ارا کین مزید ہیں۔جن کا جاننا بھی ضروری ہے
1 ۔ مُفَاْعِلَتُنْ ۔۔ وتد مجموع + سبب ثقیل + سبب خفیف (سبب ثقیل = فاصلہ صغریٰ + سبب خفیف)
2۔ مُتَفَاْعِلُنْ ۔۔ سبب ثقیل + سبب خفیف + وتد مجموع

رکن۔متفاعلن۔کے پہلے دو اجزا اور مفاعلتن کے آخری دو اجزا کو فاصلے سے منسوب کیا جاتا ہے۔مگر آپ کے لئے یہ یاد رکھنا اس وقت ضروری نہیں۔آپ صرف یہ یاد رکھیں کہ ان میں اسباب و اوتاد کی ترتیب کیا ہے۔

اگر آپ کو حروف۔حرکات۔۔اجزا اور ارا کین کی تعریف اور ان کی ترتیب سمجھ میں آ گئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بحور کے بارے میں پیش رفت کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔کیونکہ بحور انہی ارکان عشرہ کو الٹ پھیر کر ترتیب دینے کا نام ہے۔

انتہائی غور سے گزشتہ اسباق پڑھنے کے بعد یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ الفاظ کی جتنی امثال بھی اب تک پیش کی گئی ہیں۔ان میں سے کسی لفظ میں ہائے مختفی جسے اردو میں چھوٹی ہ بھی کہتے ہیں یا دو چشمی ھ سے بنے الفاظ کو کیوں نہیں پیش کیا گیا۔حالانکہ نون غنّہ کے بارے میں ابتدا ہی سے بتا دیا گیا تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میں ان کو حروف علّت[2] کی طرح الگ بیان کرنا چاہتا تھا۔تاکہ قاری کو کسی قسم کی الجھن کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دوچشمی ھ ۔ اس کا معاملہ یہ ہے کہ کسی شعر میں جب کبھی ایسا لفظ آئے گا جو دو چشمی ھ سے مل کر بنا ہو تو لکھا تو وہ ویسے ہی جائے گا۔ جیسے اس کا املا ہونا چاہئے۔مگر شعر کی تقطیع کرتے ہوئے اسے شمار نہیں کیا جائے گا۔۔ ٹھہرئے میں آپ کو ایک مثال سے یہ بات سمجھاتا ہوں۔

ہم اور آپ سب کسی نہ کسی۔گھر۔میں رہتے ہیں۔اور گھر کا لفظ۔تین حروف۔گ ھ ر۔سے مل کر بنا ہے۔اسے لکھا تو تین حروف سے جائے گا مگر کسی بھی شعر کی جب تقطیع کی جائے گی تو دو چشمی ھ اس میں شمار نہیں ہوگی اور گھر کا لفظ۔گر ہو جائے گا۔اسے عروض کی زبان میں کہیں تو گھر مکتوبی لفظ ہے۔ جبکہ گر ملفوظی اور یہ تو آپ کو یاد ہی ہو گا کہ علم العروض میں ہم صرف ملفوظی الفاظ سے معاملہ کرتے ہیں۔

ہائے مختفی یا چھوٹی ہ ۔ یہ حرف اگر کسی لفظ کے شروع یا درمیان آئے تو اسے گنا جاتا ہے۔ جیسے۔لفظ۔ہوا۔ ہمیں۔کہانی۔۔کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
لیکن اگر یہی حرف کسی لفظ کے آخر میں آئے تو اسے کبھی تقطیع میں شمار کرتے ہیں۔کبھی شمار نہیں کرتے۔اس کا استعمال اُس صورتحال پر منحصر ہے جسے آپ بعد میں سیکھیں گے۔فی الحال آپ یہ یاد رکھیں کہ لفظ بادشاہ کے آخر میں آنے والی چھوٹی ہ کو گرانے یا نہ گرانے کا فیصلہ شاعر زیرِاستعمال بحر اور لفظ میں معانی کے ہونے والے ممکنہ تغیر کو دیکھ کر کرتا ہے۔

---

[2] ا، و، ی

اس سبق کی آخری اہم بات یہ ہے کہ لازمی نہیں کہ ہر مجرّد لفظ کو سبب واوتاد میں تقسیم کیا جا سکے۔ کسی شعر یا مصرع میں اس لفظ پر آنے والی حرکات اُس لفظ کو اجزا میں ضرور تقسیم کر سکتی ہیں۔

سبق نمبر 8

یوسف اور زلیخا کی داستان کے کے تعلق سے ایک لطیفہ اکثر بیان کیا جاتا ہے کہ ساری رات داستان سنی مگر پوچھنے والے نے داستان کے خاتمے پر صبح دم داستان گو سے یہ پوچھا کہ بابا آپ نے ساری داستان تو سنادی مگر یہ نہیں بتایا کہ یوسف۔۔مرد تھا یا عورت۔

علم العروض کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ سیکھنے والا اگر سنجیدہ نہ ہو تو استاد کی ساری محنت اکارت ہو جاتی ہے۔اس لئے میری کوشش یہی رہے گی کہ ایسا کوئی موقع پیدا نہ ہو کہ یہاں بھی کوئی ایسا ہی سوال پیدا ہو جائے۔

گذشتہ سبق میں ہم نے **فاع لاتن** اور **مس تفع لن** ------------ دو ارکان کا ذکر کیا تھا۔ جنہیں **فاعلاتن، مستفعلن**۔۔کی شکل میں۔ متصل اور **فاع لاتن** '**مس تفع لن** کی صورت میں منفصل بھی کہا جاتا ہے۔بنیادی طور پر ان چاروں ارکان میں کوئی فرق نہیں۔کیونکہ لا محالہ ان کے درمیانی رکن کو بحر میں متحرک ہونا پڑتا ہے۔ یہ صرف ایک علمی شاخسانہ ہے۔جس کا تعلق دائروں سے ہے اور ایک مبتدی اور عملی شاعر کے لئے انہیں جاننا اور یاد رکھنا ضروری نہیں۔کچھ زحافات کا بھی ان سے تعلق ہے۔جو عمومی طور پر استعمال نہیں کئے جاتے۔

ابتدائی سطع پر آپ کے لئے صرف اراکین فاعلاتن اور مستفعلن کو ہی یاد رکھنا ضروری ہے

ایک بات اور سمجھ لیجئیے۔

اسباب و اوتاد ---- اصل میں اجزا پر وارد ہونے والی چھوٹی اور بڑی آوازوں کا مجموعہ ہیں۔اگر حرکت ایک حرف پر ہو تو وہ چھوٹی ہوتی ہے۔دو پر ہو تو بڑی مثلاً لفظ قمر میں ق پر ایک زبر چھوٹی حرکت ہے۔ جب کہ مر ایک پوری آواز کا حامل ہے۔اس لئے یہ لفظ ڈیڑھ آوازوں سے مل کر بنا ہے۔اسی طرح دوسرے الفاظ پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

باب تقطیع۔۔حروف علت۔-------اور نون کے بارے میں

الف۔واؤ اور یے ---------- حروف علت کہلاتے ہیں۔۔انگریزی میں انہیں واولز کہا جاتا ہے۔اردو میں یہ زبر' پیش اور زیر کی حرکات کے قائم مقام ہیں۔

نون کے بیان میں ---- نون کے بارے میں ایک بات ہمیشہ ذہن نشین رھنی چاہئے کہ جس نون سے پہلے لفظ میں کوئی حرف علت آجائے۔وہ تقطیع میں شمار نہیں ہوتی کیونکہ وہ نون غنہ میں بدل جاتی ہے۔ مثلاً انگ کی ن تقطیع میں شمار نہیں ہو گی۔۔۔جبکہ رنگ' سنگ جیسے الفاظ کی نون تقطیع میں شمار کی جائے گی۔

الف موصولہ ---- ایک مصرع اگر ایسا ہو کہ اس میں کوئی ایسا لفظ جو مصرع کے آغاز میں نہ ہو تو وہاں الف کا گرانا جائز ہے۔اور ایسی صورت میں اسے الف موصولہ کہا جاتا ہے۔یہ تو ظاہر ہے کہ مصرع کے آغاز میں آنے والی کوئی الف موصولہ نہیں ہو سکتی۔

مثلاً --- ہم اُس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

اس مصرع میں ہ پر زبر ہے اور میم ساکن جن سے لفظ ہم بنتا ہے۔مگر جب اس کی تقطیع کریں گے تو ہم کی میم متحرک ہو کر لفظ اُس کے سین سے مل جائے گی اور الف گر جائے گا۔تب یہ مصرع ایسے پڑھا جائے گا۔ ہ مس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا۔ اس گر جانے والے الف کو الف موصولہ کہتے ہیں۔اور توجہ سے دیکھئے کہ یہ دوسرے لفظ کا پہلا حرف ہے۔

سبق نمبر 9

حروف علت اور تقطیع

الف ----- ہم نے اس سے پہلے یہ طے کیا ہے کہ الف اگر شروع کلمہ یا لفظ میں آئے ۔ بشرطیکہ وہ مصرع کا پہلا لفظ نہ ہو تو اسے گرایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ خود گر کر اپنی حرکت اپنے سے پہلے حرف کو منتقل کر دیتا ہے۔ جیسے کہ --- ہم --- کی ساکن میم ۔ کے ساتھ ہوا۔ لیکن یہاں ایک اور بات سمجھنے کی ہے۔ الف ضروری نہیں کہ لفظ کا پہلا حرف ہی ہو۔ یہ پہلا ٗ درمیانی یا آخری۔ کوئی حرف بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیا ہو گا۔

سب سے اہم بات اس سلسلے میں یاد رکھنے والی یہ ہے کہ اگر الف کسی لفظ کے درمیان یا وسط میں واقع ہو تو اسے ماسوائے چند الفاظ کے ہرگز ساقط نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس لفظ کی شکل اس طرح بدل سکتی ہے کہ اس کے معنی ہی بدل جائیں۔ ذرا تصور کریں۔ اگر لفظ -- حال -- کا وسطی الف گرا دیا جائے تو وہ لفظ -- حل -- میں تبدیل ہو جائے گا اور شعر یا تو مہمل ہو جائے گا یا اس کے معانی ہی بدل جائیں گے -- اگر لفظ -- جان --- لفظ جن -- میں ------- اور لفظ --- کام --- لفظ -- کم - میں بدل جائے تو ظاہر ہے کہ ان الفاظ کے معانی وہ نہیں رہیں گے۔

صرف کچھ الفاظ ایسے ہیں جن میں وسطی الف کو ساقط کرنے سے ان کے معانی نہیں بدلتے اور وہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

گناہ --- الف گرنے کے بعد ---- گنہ

سیاہ --- الف ساقط ہونے کے بعد ------ سیہ

راہ ---- الف ساقط ہونے کے بعد ------ رہ

تباہ ---- الف گرنے کے بعد ------ تبہ

سپاہ ---- الف گرنے کے بعد ------ سپہ

پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔

بہر حال کسی بھی لفظ کے درمیانی الف کو گرانے کے سلسلے میں بنیادی اصول یہ یاد رکھیئے کہ اگر اس الف کو گرانے سے لفظ کی ہیئت اس طرح بدلتی ہو کہ اس کے معنی بدل جائیں تو اس کی قطعاً اجازت نہیں۔ مثلاً اگر کاہ جس کا مطلب گھاس کا تنکا ہوتا ہے۔ اس کا الف گرا دیا جائے تو وہ لفظ کہ میں تبدیل ہو جائے گا جو وضاحت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال میں درمیانی الف کا گرانا ممنوع ہے۔ اوپر کچھ امثال درمیانی الف گرانے کی دی گئی ہیں۔ ان میں ایک بات نوٹ کیجئے کہ رہ ٗ گنہ اور ان سے ملتے جلتے الفاظ میں جہاں الف گرایا گیا ہو۔ ہ مختفی کی آواز صاف سنائی دیتی ہے۔

الف بطور آخری حرف

اس مقام پر آپ کو یہ علم ہونا چاہئے کہ مصدر کیا ہوتا ہے اور فعل کسے کہتے ہیں۔ تب ہی آپ اس الف کو گرانے یا نہ گرانے کے بارے میں سمجھ سکیں گے۔

مصدر -- کسی لفظ کی اصل بنیاد کو کہتے ہیں۔ جس سے اس لفظ کے افعال اور دیگر صیغے مشتق ہوتے ہیں۔ اردو میں اس کی پہچان یہ ہے کہ جس لفظ کے آخر میں نا آئے وہ مصدر کہلاتا ہے۔ مثلاً کرنا ٗ ہونا ٗ جانا وغیرہ وغیرہ۔

فعل -- اس کلمے کو کہتے ہیں۔ جس میں کسی کام کا ہونا ٗ کرنا یا سہنا بہ اعتبار وقت پایا جائے۔

مثلاً۔ کرنا سے کیا یا کرتا ہے یا کرے گا۔ ہونا سے ہوتا ہے یا ہے یا ہو گا --- وغیرہ وغیرہ

مصدر اور فعل کی تعریف جان لینے کے بعد اب آپ آخری الف کے بارے میں یہ سمجھ لیں کہ یہ گر تو سکتا ہے مگر اس کا گرانا ناگوار اور ممنوع سمجھا جاتا ہے۔ مگر جب آپ مشق کریں تو بے شک گرا لیں مگر ایسا کرنا جائز نہیں سمجھا جاتا اسے ان امثال سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

مصدر میں الف بطور آخری حرف

خاک بھی ہوتا تو خاک در جاناں ہوتا۔
اس مثال میں ہوتا مصدری لفظ ہے۔جس کے آخر کا الف گرایا گیا ہے۔اور جواب پڑھنے میں اگلے حرف کے ساتھ مل کر ت، تو۔ تتو کی آواز دے کر ناگوار فضا پیدا کر رہا ہے۔ یعنی ہوتتو خاک در جاناں ہوتا۔

فعل میں الف بطور آخری حرف۔۔ بھیجا ہے اس نے مرے خط کا جواب
اس میں بھیجا کا لفظ فعل کو ظاہر کر رہا ہے۔مگر جب بھیجا کا الف ساقط ہو گا تو اس کی آواز کچھ ایسے نکلے گی بھیج ہے اس نے مرے خط کا جواب۔

میرا خیال ہے کہ اب آپ اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے کہ مصادر و افعال کا آخری حرف گرانا کیوں معیوب ہے۔

لفظ کے آخری الف کو صرف ایک ہی صورت میں گرانا جائز سمجھا گیا ہے۔اور وہ تب جب وہ حرف تشبیہ ہو۔یعنی لفظ کا۔

مثال۔کسی کا حال تباہ دیکھا کسی کا نامہ سیاہ دیکھا
اس میں دوسرے کا کا الف گرا کر اس مصرع کو ایسے پڑھا جائے گا۔
کسی کا حال تباہ دیکھا کسی ک نامہ سیاہ دیکھا۔

سبق نمبر 10

باب تقطیع کے بیان میں۔

حروف علت۔۔ا۔۔۔و۔۔۔ی

گذشتہ قسط میں حرف الف کو گرانے کے بارے میں ابتدائی سطح پر پیچیدہ عروضی مباحث سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم ان نتائج پر پہنچے کہ

1 ۔ کسی بھی لفظ کا درمیانی الف صرف اسی صورت میں ساقط کیا جا سکتا ہے اگر اُس کے گرانے سے اس لفظ کے معنی تبدیل ہونے کا احتمال نہ ہو۔
2 ۔ ہر وہ لفظ جو الف سے شروع ہوتا ہے اگر وہ درمیان یا آخر مصرع میں آئے تو اس کے الف کو گرایا جا سکتا ہے۔
3 ۔ کسی بھی لفظ کے آخری الف کو گرایا جا سکتا ہے۔ مگر ایسا کرنے سے زیادہ تر صوتی آہنگ کے مجروح ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب فنی مہارت حاصل ہو جائے تو ایسے الف کو گرانے سے احتراز کرنا ہی بہتر ہے۔
4 ۔ اب ایک اہم بات یہ ہے کہ مرکب افعال میں الف کو گرانے سے وہی مسئلہ ہو گا جس سے یا تو صوتی آہنگ بگڑ جائے گا یا معانی تبدیل ہو جائیں گے ۔
مثلاً۔ کھاسکنا۔ کھسکنا میں بدل جائے گا یا جالیا جلیا پڑھا جائے گا۔ اس لئے احتراز کرنا ہی بہتر ہے۔

حرف و کے بیان میں

حرف و بنیادی طور پر پیش ُ کی حرکت کا قائم مقام ہے۔ چونکہ یہ ایک ایسا حرف ہے۔ جس کی کئی اقسام ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے ہمیں یہ علم ہونا چاہئے کہ اس ایک حرف کی کئی اقسام کیوں ہیں۔ اگر ہم اس الجھن کا شکار ہو گئے کہ ایک حرف کی کئی اقسام کیسے ہو سکتی ہیں تو پھر ہم اس کے بارے میں ہماری سمجھ کسی ٹھکانے نہیں لگنے والی تو اقسام سے مراد یہ ہے کہ یہ حرف ہماری زبان کے جس لفظ میں استعمال ہو۔ وہاں اس کی آواز کسی دوسرے لفظ سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ ہماری زبان بہت سی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ اس لئے جس زبان سے بھی ایک لفظ حرف و کے ساتھ اردو میں آیا ہے۔ وہ اُس زبان کے لہجے کے مطابق یا تو اپنی آواز ساتھ لایا ہے یا پھر مقامی سطح پر اس نے اپنی الگ آواز اختیار کر لی ہے۔ ان آوازوں میں امتیاز کرنے کے لئے علماے اُردو نے ان کے لئے پانچ اصطلاحیں وضع کی ہیں۔ عمومی دلچسپی کے لئے میں ان اصطلاحوں یا اقسام کے نام لکھ دیتا ہوں۔ مگر ان اصطلاحوں کو یاد کرنے کے بجائے آپ اس بات پر غور کریں کہ یہ آوازیں کیسی ہیں۔

1۔ **وائو معدولہ** ----- جیسے خود یا خوش میں جو بولتے ہوئے سننے میں نہیں آتی۔
2۔ **وائو معروف** ------ جسے پورا ادا کیا جائے۔ جیسے آنسو میں اُو کی مکمل آواز۔
3۔ **وائو مجہول** --- جو پورا ادا نہ ہو یا و کی آواز زبر اور پیش کی درمیانی آواز کی طرح دے۔ جیسے کو
4۔ **وائو لین** ------- اور جب اسے ار پڑھا جائے یا اور جب اسے پورا ادا کیا جائے۔ اسی طرح غور، لاہور
5۔ **وائو عاطفہ** ------- وہ واو جو دو کلموں میں ربط دینے کے واسطے آتی ہے۔ جیسے من و تو ، حمد و محمود
6۔ **وائو مخلوط** --- جیسے سوانگ یہ بھی بولتے ہوئے سننے میں نہیں آتی۔

چھ اقسام کے یہ واؤ بارہ طریقوں سے زیر تقطیع آتے ہیں۔ لیکن آپ کو اس ابتدائی سطح پر اس جھمیلے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ آپ فی الحال وہ سیکھئے جو میں سکھا رہا ہوں۔

اگر واؤ سے کوئی لفظ شروع ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ واؤ نہیں گر سکتا ورنہ لفظ ہی غتر بود ہو جائے گا یا اس کے معنی بدل جائیں گے۔ مثلاً گر وقت کا واؤ ساقط کر دیا جائے تو کچھ نہیں بچے گا۔ اسی طرح لفظ وہم کو لیجئے۔ اگر و ساقط کر دیا جائے تو ہم بچے گا۔ جس کا وہم کے معنی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے یہ سمجھ لیجئے کہ جو لفظ حرف و سے شروع ہو اس کا پہلا و کسی صورت نہیں گر سکتا۔ اسی طرح اگر حرف و کسی لفظ کے وسط میں آئے تو اسے بھی ساقط نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً اگر قوم۔ یوم۔ بول۔۔۔ کا درمیانی و ساقط کر دیا جائے تو ان الفاظ کے معانی ہی بدل جائیں گے۔

کسی لفظ کے درمیان موجود صرف وہی **و** تقطیع میں گرتا ہے جو لکھنے میں تو آئے مگر بولنے میں نہ آئے۔ جیسے لفظ **خوشبو** میں یا لفظ **اور** کے درمیان کا **واؤ** اگر وہ **عطفی** معنی دے ۔ جیسے بھڑا دے منہ سے منہ ساقی ہمارا اور گلابی کا۔

آخر کلمہ یا لفظ کے ہر **واؤ** کو ساقط کیا جاسکتا ہے۔۔ یہ الگ بحث ہے کہ وہ کہاں معیوب ہے یا ناگوار ہے۔ لیکن اصول یہی سامنے رہنا چاہئے کہ اسے گرایا جاسکتا ہے۔ علمانے فارسی الفاظ۔ مثلاً **خوشبو**، **گفتگو** جیسے الفاظ کو گرانے کی سخت ممانعت کی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یا تو وہ بے معنی ہو جاتے ہیں یا ان کے معانی بدل جاتے ہیں۔ مگر یہ ایک طویل بحث ہے۔ آپ عروض میں مہارت حاصل کرنے تک اور اس سطح پر صرف یہ یاد رکھیں کہ آخری **و** کو گرایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی لفظ میں **و** **نون غنه**[3] سے پہلے ہو۔ جو عام طور پر جمع الجمع کی شکل میں ہوتا ہے۔ جیسے **لوگوں** عام طور پر اسے گرانا اچھا نہیں سمجھا جاتا کیونکہ پھر **لوگوں** کا لفظ **لوگ** میں بدل جائے گا۔ مگر **لوگوں** چونکہ جمع الجمع ہے اس لئے اسے گرانے پر کوئی پابندی نہیں۔

---

[3] ء

سبق نمبر 11

حروف علت میں آخری حرف ی ہے۔

جس کے بارے میں یہ جان لیجئے کہ اس حرف کی اقسام کے لئے بھی علمانے اصطلاحات وضع کر رکھی ہیں۔جنہیں جاننا قطعی لازم نہیں مگر اُن کی آوازوں کو پہچاننا ضروری ہے۔بہر حال میں عمومی دلچسپی کے پیش نظر ان میں سے کچھ کے نام لکھ دیتا ہوں۔

1۔ **یائے معروف** ---------- جیسے لفظ نہیں میں۔
2۔ **یائے مجہول**------- جیسے لفظ دیکھا میں۔
3۔ **یائے لین** ------------------ جیسے لفظ میں میں۔
4۔ **یائے مخلوطی** -------- جیسے لفظ پیاس میں۔
5۔ **یائے ہندی** -------------- جیسے لفظ میری کے آخر میں۔

حرف ی کے سلسلے میں ایک بہت اہم بات جان لیجئے کہ علمائے اردو نے اس کی تقطیع کے باب میں بہت کھڑاگ پھیلایا ہے مگر اس میں بھی کوئی منطق بات نہیں کی۔اور اردو کی ضروریات کو پیش نظر رکھے بغیر صرف عربی فارسی اور ہندی الفاظ ہونے کا جواز دیا ہے۔یائے مخلوطی کو گرانے کے بارے میں سب متفق ہیں مگر کسی نے اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ایک مصرع میں ی کو لمبی آواز دے کر یعنی پورے رکن کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے اور چھوٹی آواز سے بھی۔یہ شعر یا مصرع کی بحر طے کرتی ہے کہ اسے کس طرح پڑھا جائے۔

اب آئیے اس کو گرانے کی طرف۔

1۔ یہ طے ہے کہ اگر کوئی لفظ ی سے شروع ہوگا تو اس کی ی نہیں گرائی جاسکتی ہے۔
2۔ ہندی کے علاوہ دوسرے الفاظ کی درمیانی ی گرانے سے اگر اس لفظ کے معنی پر کوئی اثر نہ پڑتا ہو تو بلا کھٹکے گرائی جاسکتی ہے۔
3۔ ہندی اسما کی درمیانی ی کو گرانا لازم نہیں مگر مستحسن ہے۔
4۔ افعال کی ی کو گراتے ہوئے بھی یہ دیکھنا چاہئے کہ کہیں وہ معنی پر اثر انداز تو نہیں ہو رہی۔
5۔ ہر لفظ کی آخری ی کو بلا خطر گرایا جاسکتا ہے بشر طیکہ وہ معانی کو متاثر نہ کرے۔
6۔ بے بمعنی بغیر اور حرف ندا جیسے اے کی ی کو گرانا ممنوع ہے۔
7۔ مرکب افعال -- جیسے پی گیا' سی لیا کی ی بھی اجازت ہونے کے باوجود گرانے سے احتراز کرنا چاہئے۔

سبق نمبر 12

کچھ اور اہم تعریفیں----نیز تقطیع کے باب میں ایک ضروری بات

آپ چائے آگ جلائے بغیر نہیں تیار کر سکتے۔اس کے لئے آپ کے پاس دودھ بھی ہونا چاہیئے پانی بھی یا دودھ ملا پانی اور چائے کی پتی بھی۔ورنہ کچھ اور تو ہو سکتا ہے مگر چائے تیار نہیں ہو سکتی۔علم العروض کو کتنا بھی آسان کر کے پیش کیا جائے۔کچھ نہ کچھ سمجھنے اور یاد کرنے کی محنت تو آپ کو کرنا ہی پڑے گی۔کوئی بھی علمی چیز پکی پکائی اور تھالی میں رکھی ہوئی نہیں ملتی۔جو لوگ محنت کرنے کے بجائے شارٹ کٹ تلاش کر کے کامیابی کا خواب دیکھتے ہیں۔ان کی بنیاد ہمیشہ کمزور رہتی ہے۔

یاد رکھیں۔

عروض ہو یا کوئی اور علم۔ بنیادی معاملات کو سمجھے اور ان پر غور کئے بغیر آپ ان سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتے۔لہٰذا گزشتہ اسباق میں جو کچھ بھی بتایا گیا ہے اسے بار بار پڑھ کر بنیادی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔کیونکہ اس سبق کے بعد ہم بحور و زحافات کا کھیل شروع کرنے والے ہیں جس میں ہر بحر اور اس کے زحافات کی عملی مشق کرائی جائے گی۔مگر اس سے پہلے کچھ اور اصطلاحات کے بارے میں واضح ہونا ضروری ہے

1۔ **الف ممدودہ یا وہ الف جس پر مد ہو**۔ تقطیع میں اسے ایک سبب کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔

2۔ **الف، لام جب اکھٹے آئیں**۔

(i)۔ کبھی تقطیع میں الف گر جاتا ہے۔ جیسے انا الحق کو انل حق پڑھا جاتا ہے۔

(ii)۔ کبھی تقطیع میں الف اور لام دونوں گر جاتے ہیں۔ جیسے بیت الصنم کو بیتُص صنم پڑھا جائے گا۔

جیسے ہم آہ بھی کرتے ہیں تو جاتے ہیں بدنام' میں آہ' آپ' آ جائیں تو محفل مری محفل ٹھہرے' میں آپ اور آ میں الف ممدودہ دو الف کے برابر ہے' جس میں پہلا الف متحرک اور دوسرا ساکن بر وزن "فع" ہے۔

آپ اس بات سے مت الجھئے کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔یہ وہ معاملے ہیں جو یاد کرنے سے زیادہ عملی مشق کے متقاضی ہیں۔جیسے جیسے اس قسم کے الفاظ آئیں گے۔ان کے بارے میں بتا دیا جائے۔ عمومی دلچسپی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ عربی میں کچھ حروف شمسی اور کچھ قمری کہلاتے ہیں۔جن کا ایک لفظ میں استعمال یہ تعین کرتا ہے کہ کیا گرے گا۔لیکن اس سطح پر یہ جاننا ضروری نہیں۔

3۔ **تنوین** --- یہ ان الفاظ پر ہوتی ہے جو عربی سے اردو میں شامل ہوئے ہیں۔اس کی شکل دو زبروں کو ایک دوسرے پر رکھ کر بنتی ہے۔جیسے لفظ ہے فوراً کے آخری الف پر دو زبر ہیں جو نون کی آواز دیتے ہیں۔اس لئے یاد رکھئے کہ تنوین جہاں اور جس لفظ پر بھی آئے گی حرف نون کی آواز دے گی۔لہٰذا اگر فورا کو تنوین کے بغیر لکھیں گے تو اس طرح لکھا جائے گا تقطیع میں فورن اور یہ دو اسباب خفیف کا مجموعہ ہے۔

4۔ **تشدید** --- اس کی شکل ترشول سی ہوتی ہے اور یہ جس حرف پر آئے اسے بولنے میں دگنا کر دیتی ہے۔مثلاً کچّا کو یہ تین حرفی کے بجائے چار حرفی میں بدل دے گی چونکہ چ کی آواز تشدید کی وجہ سے دگنی ہو جائے گی اور تقطیع میں اسے ایسے لکھا جائے گا۔ کچ' چا وہی دو اسباب خفیف کا مجموعہ۔

مثلاً شدّت' چکّی کا تلفظ "شد دت" اور "چک کی" بر وزن فعْلن ہے

5۔ **ہمزہ** --- ہمزہ (ء) کا معاملہ بھی کافی پیچیدہ ہے۔مگر آپ یہ یاد رکھیے کہ جس وپر ہمزہ آ جائے اسے دو واؤ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔نیز ہمزہ ہمیشہ زیر کا قائم مقام ہوتا ہے اور اسے الفاظ کو ملا کر ترکیب دینے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔اگر اسے تیزی سے پڑھا جائے تو بہت چھوٹی زیر کی آواز دیتا ہے۔جیسے لفظ گئی میں اور تقطیع میں آدھا رکن شمار ہوتا ہے۔لیکن اگر اسے کھینچ کر پڑھا جائے یا یہ واؤ پر ہو تو یہ پورے رکن یعنی ایک سبب کی آواز دیتا ہے۔مثلاً لفظ طاؤس کو تقطیع میں طاووس لکھا اور پڑھا جائے گا۔ ہمزہ کا معاملہ بھی مشق اور کسی مصرع میں اس کے استعمال پر منحصر ہے۔جسے مشق کے دوران ہی آپ اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

6۔ ایک لفظ میں دو۔۔۔یا۔۔۔دو سے زیادہ ساکن

جیسے لفظ دوست۔۔۔اس میں و، س اور ت ساکن ہیں۔جب ایسی صورت ہو تو آخری ساکن تقطیع میں گر جاتا ہے اور پہلا ساکن متحرک ہو جاتا ہے۔لفظ دوست میں ت گر جائے گا اور باقی لفظ دوس رہ جائے گا۔لیکن یہ معاملہ بھی مشق کا طالب ہے۔جسے آپ دوران اسباق خود بخود سیکھ لیں گے۔اس وقت صرف اس صورت کو یاد رکھیں۔

حروفِ علت کے بعد جب دو ساکن حروف آتے ہیں تو ان میں سے ایک ساقط ہو جاتا ہے یعنی تقطیع میں شمار نہیں ہوتا۔دوست، گوشت، پوست، زیست کو بروزن "فاع" یعنی دوس، گوش، پوس، زیس کے برابر شمار ہوتے ہیں۔مختصر طور پر یوں سمجھ لیا جائے کہ جو حرف لکھا جائے لیکن تلفظ میں ادا نہ ہو یا ضرورتِ شعری کے تحت کسی حرف کی آواز دب کر نکلے تو اس کو تقطیع میں شمار نہیں کرتے۔

یہاں تک علم العروض کے بنیادی عناصر کا بیان تھا۔یہ سارے اسباق وہ ہیں جن کو پوری طرح سمجھے بغیر آپ بحور وزحافات کے مرحلے میں قدم نہیں رکھ سکیں گے۔للہذا میں علم العروض کے ہر طالب علم سے انہیں اچھی طرح سمجھنے کی پر زور سفارش کروں گا۔

سبق نمبر 13

بحور۔زحافات۔۔۔۔۔اور دائرے

پہلے تو یہ دیکھئے کہ عنوان جمع کے صیغے میں ہے۔۔یعنی بحور۔۔بحر کی جمع۔۔۔زحافات۔۔۔۔زحاف کی کی جمع الجمع اور دائرے۔۔۔دائرہ کی جمع ہے۔

اس کے بعد فرض کیجئے کہ عمرو عیار کی زنبیل کی طرح کا ایک ایسا جادوئی ڈبہ آپ کو دے دیا جائے جو آپ کی مٹھی میں سما جائے۔ مگر جب کبھی ضرورت پڑے آپ اس میں دو سے لے کر سینکڑوں چھوٹے بڑے ڈبے تک رکھ سکیں۔تو کیا آپ خوشی سے پھولے نہیں سمائیں گے۔یوں سمجھئے کہ ایک بحر اور اس کے زحافوں کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ایک بحر کو آپ وہ بکس سمجھ لیں اور اور ایک بحر کے تبدیل شدہ ارکان کو زحافات جنہیں اس ڈبے میں رکھنے کے لئے چھوٹا بڑا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔دائرے اصل میں ارکان عشرہ ان دس اراکین کے الٹ پھیر سے (جن کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے) بحریں نکالنے کا طریق ہے۔جن کی ایک عروض کے طالبعلم کو یاد رکھنے کی ضرورت تو نہیں لیکن اس کا جاننا ضروری ہے۔

ہم نے گزشتہ اسباق میں سب سے پہلی بات یہ سیکھی تھی کہ تلفظ کے ساتھ ساتھ۔۔جو ایک لفظ کی آوازوں کا تعین کر کے اسے اسباب واوتاد میں تقسیم کرتا ہے۔علم العروض ۔۔اسباب واوتاد کی ترتیب کا حسابی کھیل ہے۔ اگر یہ بات آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں تو آپ کو یہ علم بھی ہو گا کہ ہم نے ایسے دس رکن بھی دریافت کئے تھے۔جن کی امداد لے کر ہم یہ کھیل کھیلتے ہیں۔بغرض یاد دہانی ان دس ارکان کے نام اور اس کی ریاضی یہاں میں پھر درج کر دیتا ہوں تا کہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

1۔ فَعُوْلَنْ۔۔۔ وتد مجموع + سبب خفیف

2۔ فَاْعِلُنْ ۔۔۔ سبب خفیف + وتد مجموع

یہ دو ارکان خماسی ہیں۔یعنی پانچ حرفوں پر مشتمل ہیں۔آپ نے دیکھا کہ کہ پہلے فعولن کو جب الٹ کر لکھا گیا تو وہ فاعلن ہو گیا۔اسے خماسی ارکان کا دائرہ کہا جاتا ہے یہ پہلا اور خماسی اراکین کا دائرہ ہے۔اور یہی عمل جب دوسرے ارکان پر بھی کیا جائے تو مختلف دائرے جنم لیتے ہیں جن میں ایک جیسے اراکین بھی ہوتے ہیں اور غیر یکساں اراکین بھی۔غیر یکساں اراکین سے مراد یہ ہے کہ یا تو وہ پانچ حرفوں والے اراکین کی بحر ہو گی یا پانچ اور سباعی یعنی سات حرفوں والے اراکین پر مشتمل بحر۔

مثلاً پانچ حرفوں والے دائرے میں اراکین کے الٹ پھیر سے دو بحور نکلیں ہیں۔جن کے بارے میں بعد میں بات ہو گی۔اس وقت سمجھنے والی بات یہ ہے کہ دائرہ کیا ہے۔اور دائرے سے بحور کیسے نکالی جاتی ہیں۔

3۔مُفَاْعِیْلُنْ ۔۔۔وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

4۔فَاْعِلَاْتُنْ ۔۔۔سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

5۔مُسْتَفْعِلُنْ ۔۔۔سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

یہ تین بحور کا دائرہ ہے۔نوٹ کیجئے کہ یہ تینوں بحریں کس حسابی طریق پر کس طرح ایک دوسرے سے نکلی ہیں۔ جبکہ پہلا دائرہ دو بحور پر مشتمل تھا نہیں سمجھے۔ارے آپ نے دیکھا نہیں کہ پہلا رکن مفاعیلن تین اجزا پر مشتمل ہے۔تو تین مرتبہ کے الٹ پھیر سے تین بحور ہی برآمد ہوں گی نا۔

6۔فَاْعِ لَاْتُنْ ۔۔۔ وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف

7۔مُسْ تَفْعِ لُنْ ۔۔۔ سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

8۔مَفْعُوْ لَاْتُ ۔۔۔ سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

یہ تین بحور کا تیسرا دائرہ ہے۔ جسے وتد مفروق کے اجزا مل کر جنم دیتے ہیں۔

9۔ **مَفَاْعِلَتُنْ** --- وتد مجموع + فاصلہ (سبب ثقیل + سبب خفیف)

10۔ **مُتَفَاْعِلُنْ** --- فاصلہ (سبب ثقیل + سبب خفیف) + وتد مجموع

یہ چوتھا دائرہ ہے۔ اور دو بحور پر مشتمل ہے۔ یہ تمام دائرے یکساں اراکین کی تکرار سے بننے والے دائرے تھے۔ جنہیں بحور مفردہ کہا جاتا ہے۔

سبق نمبر 14

گذشتہ قسط میں ہم نے دیکھا کہ دائرہ کیا ہوتا ہے اور مفرد بحر کسے کہتے ہیں ہم نے یہ سیکھا کہ دائرہ وہ طریقہ ہے جس میں ایک ہی کی رکن کے اجزا کے الٹ پھیر سے جو نئی ترتیب بنتی ہے۔وہ مختلف بحور کو جنم دیتی ہے۔اور ایک ہی رکن کی تکرار سے مفرد اور خماسی اور سباعی ارکان کو ملانے سے مرکب بحور بنتی ہیں۔

کیسے یہ مفرد بحور کو بنتے دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ ان باتوں سے کیا مراد ہے۔اس وقت میں صرف ان دائروں اور مفرد بحور کے نام بتاؤں گا۔جن کی ریاضی کو ہم نے گذشتہ سبق میں سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ان بحور کی ایک ایک مثال بھی دوں گا مگر ان کی مشق ہم مرکب بحور اور زحافات کے بیان کے بعد کریں گے۔کیونکہ ایک بحر کا رکن زحاف کے عمل سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔کیسے اس کے لئے ابھی آپ کو ابھی انتظار کرنا ہو گا۔

مفرد بحور اور ان کے دائرے

ایک اہم نکتہ یاد رکھئے کہ ہر دائرہ اور اس کی پہلی بحر ہمیشہ وتد سے شروع ہوتی ہے۔

پہلا دائرہ متفقہ

یہ پنج حرفی ارکان کا دائرہ ہے اور اس سے دو بحور نکلتی ہیں۔

1۔ بحر متقارب

فعولن + فعولن + فعولن + فعولن -------- چار بار (وتد مجموع + سبب خفیف)

نوٹ کیجئے کہ ایک ہی رکن ۔۔فعولن۔کی تکرار چار مرتبہ ہوئی ہے

مثال۔ زمیں اور بھی آسماں اور بھی ہیں

تقطیع

فعولن	فعولن	فعولن	فعولن
زمیں او	ر بھی آ	سماں او	ر بھی ہیں
زمی او	ربی آ	سا او	ربی ہے
فعو لن	فعو لن	فعو لن	فعو لن

2۔ بحر متدارک

فاعلن + فاعلن + فاعلن + فاعلن -------- چار بار (سبب خفیف + وتد مجموع)

مثال۔ ہاتھ کیا پہنچے گیسوئے خم دار تک

تقطیع

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
ہاتھ کیا	پہنچے گے	سُوئے خم	دار تک
ہا تکا	پہ چگے	سُو ئخم	دا رتک
فا علن	فا علن	فا علن	فا علن

دوسرا دائرہ مجتلبہ

اس میں سات حروف والے ارکان وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف یعنی ایک وتد مجموع اور دو اسباب خفیف والے اجزا کو تین بحور نکالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

1۔ بحر ھزج

مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیلن --------- چار بار (وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف)

مثال۔ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پے دم نکلے

تقطیع

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
ہزاروں خوا	ہشیں ایسی	کہ ہر خواہش	پے دم نکلے
ہزا رو خا	ہشے اے سی	کہر خاہش	پدم نک لے
مفا عی لن	مفا عی لن	مفا عی لن	مفا عی لن

2۔ بحر رجز

مستفعلن + مستفعلن + مستفعلن + مستفعلن --------- چار بار (سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع)

مثال۔ مغرب سے اٹھی ہے گھٹا پینے کا موسم آ گیا

تقطیع

مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن
مغرب سے اُٹھ	ٹھی ہے گھٹا	پینے کا مو	سم آ گیا
مغ رب سئٹ	ٹی ہے گٹا	پی نے کمو	سم آ گیا
مُس تَف عِلُن	مُس تَف عِلُن	مُس تَف عِلُن	مُس تَف عِلُن

3۔ بحر رمل

فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلاتن --------- چار بار (سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف)

اس بحر میں چونکہ فاعلاتن ہر مصرع میں چار مرتبہ آتا ہے۔اور سالم آہنگ میں یہ کوئی مترنم بحر نہیں اس لئے اردو شاعری میں اسے کسی نے شاذ ہی سالم استعمال کیا ہے۔

بہر حال ایک مثال دے دیتا ہوں۔

مثال۔ جو لیا ساغر وہ مجھ کو جام کوثر بن گیا ہے

تقطیع

فاعِلاتُن	فاعِلاتُن	فاعِلاتُن	فاعِلاتُن
جو لیا سا	غر وہ مجھ کو	جام کوثر	بن گیا ہے
جوُ لِیاُ سَا	غر وَجُ کو	جاُ مکوُ ثَر	بَن گَیاُ ہے
فا علا تن	فا علا تن	فا علا تن	فا علا تن

سبق نمبر 15

ہم دائروں کی حقیقت اور بحور کی ریاضی پر بات کر رہے تھے کہ ایک دائرے سے کس ریاضی کے تحت بحور بنتی ہیں۔ابھی تک ہم نے دو دائروں اور پانچ بحور کو بنتے دیکھا ہے۔۔لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت بہت ضروری ہے کہ۔۔سالم بحر۔۔۔کسے کہتے ہیں۔اور۔۔۔مزاحف بحر۔۔۔کیا ہوتی ہے۔

سالم بحر

اس بحر کو کہتے ہیں جس کے کسی رکن میں۔۔زحاف کے عمل سے۔۔۔کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو۔
مثلاً اگر کسی بحر میں۔۔فعولن۔۔کا رکن استعمال ہوا ہے تو ہر جگہ وہ فعولن ہی ہو۔

مزاحف بحر

مزاحف بحر وہ ہوتی ہے جس میں ایک رکن یا دو ارکان یا سبھی ارکان کو حسب ضرورت اور اصول یا تو حروف گرا کر چھوٹا کیا جائے یا ایک دو حروف بڑھا کر رکن کو بڑا کر دیا جائے۔مثلاً۔مفاعیلن کی ی گرا کر اسے مفاعلن بنا دیا جائے یا فعولن میں الف کا اضافہ کر کے اسے فعولان کر دیا جائے۔مگر اس کے کچھ قاعدے قانون ہیں۔جنہیں مفرد اور مرکب بحور کیے تعارف کے بعد بتایا جائے گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ارکان کا کسی دشمن کی طرح بے دریغ قتل عام کرنے کی کھلی چھٹی ہو۔

ارکان بحر کی تعداد

اسی طرح ایک طالبعلم کے ذہن میں یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک بحر میں ارکان کی تعداد کتنی ہو سکتی ہے۔تو یاد رکھئے کہ ایک بحر میں ارکان کی کم سے کم تعداد دو اور زیادہ سے زیادہ سولہ ہوتی ہے۔بعض شاعروں نے چونسٹھ ارکان پر مبنی غزل یا اشعار بھی کہے ہیں مگر مناسب یہی سمجھا گیا ہے کہ ہر مصرع چار ارکان پر مشتمل اور شعر آٹھ ارکان کا ہو تو بہتر ہے۔

تیسرا دائرہ مجتلبہ

جس میں سے دو بحور نکلتی ہیں۔

1۔ **بحر وافر** (مُفَا عِلَ تُن)
مفاعلتن + مفاعلتن + مفاعلتن + مفاعلتن -------- چار بار (وتد مجموع+سبب ثقیل+سبب خفیف)
مثال۔ دوا بھی عبث دعا بھی عبث دوا نہ کرو دعا نہ کرو
تقطیع

مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن
دوا بھی عبث	دعا بھی عبث	دوا نہ کرو	دعا نہ کرو
دوا ب عَ بث	دعا ب عَ بث	دوا نَ کَ رو	دعا نَ کَ رو
مفا عل تُن	مفا عل تُن	مفا عل تُن	مفا عل تُن

2۔ **بحر کامِل** (مُتِ فَاْ عِلُن)

متفاعلن + متفاعلن + متفاعلن + متفاعلن ------- چار بار (سبب ثقیل + سبب خفیف + وتد مجموع)

نوٹ کیجئے کہ ایک ہی رکن متفاعلن کی تکرار چار مرتبہ ہوئی ہے

مثال۔ کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں

تقطیع

مُتَفَاعِلُن	مُتَفَاعِلُن	مُتَفَاعِلُن	مُتَفَاعِلُن
کبھی اے حقی	قتِ منتظر	نظر آ لبا	سِ مجاز میں
کَ ب اَ ےُ حَقِیْ	قَ تِ من تظرُ	نَ ظ را لِبَاُ	سِ مِ جا زمےُ
مُتِ فَاْ عِلُن	مُتِ فَاْ عِلُن	مُتِ فَاْ عِلُن	مُتِ فَاْ عِلُن

چوتھادائرہ مفروقہ

چوتھے دائرے کا نام ہے مفروقہ ہے کیونکہ اس میں تمام سباعی یعنی سات حروف والے ارکان ہیں۔ جن میں سے ہر ایک میں ایک وتد مفروق موجود ہے۔اس دائرے کے ارکان سے کوئی مفرد یا سالم بحر تو نہیں بنتی مگر مزاحف بحر بن سکتی ہے۔ پھر چونکہ یہ مفروقی ارکان کا دائرہ ہے جس کے مختلف ارکان مختلف مرکب بحروں میں استعمال ہوتے ہیں اس لئے اس کو یہاں درج کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مفرد بحور کے دائروں اور ان سے نکلنے والی بحور کا بیان ختم ہوتا ہے۔

فاع لاتن---مس تفع لن-----مفعولاتُ

سبق نمبر 16

آ گے چلنے سے پہلے دائروں کے حوالے سے ایک بات عمومی دلچسپی کے لئے یہاں بتاتا چلوں کہ خواجہ طوسی کے مطابق ایک ہشت حرفی (آٹھ حروف پر مشتمل) رکن۔ مفاعلاتن۔ بھی ہے۔ جسے انہوں نے اصول تسلیم کیا تھا اور جسے بنیاد بنا کر استاد ابراہیم ذوق نے اپنا مشہور زمانہ قصیدہ۔ جس ہاتھ میں خاتم لعل کی ہے۔ لکھا تھا۔ اس رکن کے استعمال پر توجہ نہیں دی گئی۔ علمائے حاضر میں سے ڈاکٹر کمال احمد صدیقی نے اسے بنیاد بنا کر دو دائرے اور چھ بحور مزید وضع کی ہیں۔ مگر انہیں فی الوقت آپ بھول جائیں ۔کیونکہ وہ ابھی تک عام نہیں ہوئیں۔ یہ صرف آپ کو بتانے کے لئے لکھا ہے تا کہ آپ کے علم مین رہے کہ دو دائرے اور بھی ہیں۔ جو اس سطح پر آپ کے لئے ضروی نہین ۔

مرکب بحور

ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ مفرد بحور ایک ہی جیسے پانچ حروف پر مشتمل خماسی رکن۔ جس میں دو اجزا ہوتے ہیں یا سات حروف پر مشتمل سباعی رکن۔ جس میں تین اجزا ہوتے ہیں ۔کی تکرار سے بنتی ہیں۔ اس سے پیشتر کہ اس سبق میں ہم مرکب بحور کے بارے میں گفتگو کریں ایک بات ذہن نشین کر لیں کہ ابھی تک ہم صرف بحور کے ڈھانچے پر گفتگو کر رہے ہیں۔ علم الابدان اور علم التعمیر کے طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سب سے پہلے ڈھانچے کو اچھی طرح سمجھا جاتا ہے اور جزئیات پر گفتگو بعد میں کی جاتی ہے۔ علم العروض کے ڈھانچے میں۔۔ تلفظ ‘اصول سہ گانہ (سبب + وتد + فاصلہ) ‘جز‘ رکن ‘بحر ‘بحور کی ریاضی اور زحاف۔۔۔۔۔۔۔کی اصلیت کو سمجھے بغیر ایک قدم بھی آ گے نہیں بڑھا جا سکتا۔

مرکب بحر کا نام ہی یہ سمجھنے کے لئے کافی ہونا چاہئے کہ اگر مفرد بحر ایک ہی قسم کے ارکان کی تکرار سے بنتی ہے تو مرکب بحر کے ارکان اور ان کی ریاضی مختلف ہو گی۔۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مرکب بحر خماسی و سباعی دونوں اقسام کے ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور ان کے دائرے بھی وتد سے شروع ہو کر وتد پر ہی ختم ہوتے ہیں۔

چلئے دیکھتے ہیں کہ بحور مرکبہ کے ارکان اور ان کی ریاضی کیا ہے۔ مگر اس سے پہلے ایک وضاحت بہت ضروری ہے۔ ہم نے گزشتہ کسی سبق میں آپ کو بتایا تھا کہ ایک بحر میں عمومی طور پر آٹھ اور زیادہ سے زیادہ سولہ ارکان ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بحور ایجاد ہوئین تو آج کی طرح آزاد نظم کا وجود نہیں تھا بلکہ دو مصرعوں یا شعر کی بنیاد پر ان کی تخلیق ہوئی تھی۔ للٰذا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک شعر چار‘ چھ یا آٹھ ارکان پر مشتمل ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر مصرع دو‘ تین یا چار ارکان پر مشتمل ہے۔ یعنی علم العروض کی اصطلاح مین وہ مربع ‘مسدس یا مثمن ہے۔ بعض اوقات اراکین کو دگنا بھی کر دیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس بحر کو مضاعف بھی کہا جاتا ہے۔ مگر اس مر حلے پر آپ صرف یہ یاد رکھئے کہ مربع ‘مسدس اور مثمن بحر کیا ہوتی ہے۔

مرکب بحور میں سب سے پہلے ہم ان بحور کو لیں گے۔ جو مسدس بحور ہیں یعنی جن کے ہر مصرع میں تین رکن ہیں۔ اور ان نو بحور کے دائرے کو مشتبہ کہا جاتا ہے

بحر کا نام اور اس کی ریاضی یعنی ارکان۔ ان کے اجزا اور ترتیب

1۔ بحر سریع

مستفعلن + مستفعلن + مفعولاتُ

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مفعولاتُ = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

2- بحر جدید

فاعلاتن + فاعلاتن + مس تفعْ لن

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

مُسْ تَفعْ لُنْ = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

3- بحر قریب

مفاعیلن + مفاعیلن + فاعْ لاتن

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

فَاعْ لاتن = وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف

4- بحر منسرح

مستفعلن + مفعولاتُ + مستفعلن

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مَفْعُوْلاتُ = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

5- بحر خفیف

فاعلاتن + مس تفعْ لُن + فاعلاتن

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

مُسْ تَفْعْ لُنْ = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

6- بحر مضارع

مفاعیلن + فاعِ لاتُن + مفاعیلن

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

فاعْ لاتن = وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

7- بحر مقتضب

مفعولاتُ + مستفعلن + مستفعلن

مفعولاتُ = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

8- بحرِ مجتث

مس تفعِ لُن + فاعلاتن + فاعلاتن

مُسْ تَفْعِ لُن = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

9- بحرِ مشاکل

فاعِ لاتُن + مفاعیلن + مفاعیلن

فاعِ لاتن = وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

یہ نو بحور مرکبہ مسدس بحور ہیں۔ جنہیں مثمن شکل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر کون سی بحر اردو عروض میں کیوں استعمال نہیں ہوتی یا ہو سکتی اس کی وجہ بعد میں بتائی جائے گی۔ فی الحال یہ یاد رکھیے کہ اگر ان میں سے کسی بحر کو مثمن بنا کر یعنی ہر مصرع میں ایک رکن کا اضافہ کر کے استعمال کیا جائے گا تو اس کی ریاضی کیا ہو گی۔ اور وہ اس طرح ہے کہ اگر کسی مسدس بحر میں ارکان کی ترتیب یوں ہو۔

1- الف الف ب

2- الف ب الف

3- الف ب ب

تو جب اسے مثمن بنائیں گے تو ارکان کی ترتیب یوں ہو جائے گی۔

الف ب الف ب

مگر یہ سب اس وقت بتایا جائے گا جب ہم ہر بحر اور اس کے زحافات کا مکمل مطالعہ اور تقطیع کے ذریعہ اس کی مشق کریں گے۔

سبق نمبر 17

مرکب بحریں

گزشتہ قسط میں ہم نے ان نو مرکب بحور پر بات کی تھیں جو بطور مسدس بحور کے استعمال ہوتی ہیں۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ہر مصرع میں تین۔رکن ہوتے ہین۔اس قسط میں ہم یہ بتائیں گے کہ انہی بحور میں سے وہ کون سی پانچ بحریں ہیں جو مثمن بھی استعمال کی جاتی ہیں۔یعنی ان کے ہر مصرع میں چار رکن ہوتے ہیں۔ان میں سے چار بحور کو جس دائرے سے منسوب کیا جاتا ہے۔اس کا نام۔دائرہ متفقہ۔ہے۔بحر خفیف کو مگر دائرہ ئ متضائقہ۔میں رکھا گیا ہے۔جیسا کہ کئ مرتبہ کہا جاچکا ہے۔ان تمام بحور اور دائروں کے نام صرف دلچسپی کی حد تک لکھے جارہے ہیں اور وہ بھی صرف وہی نام جن کے بارے میں ورکنگ نالج کے لئے علم ہونا چاہئے۔ان کی ہئیت اور ریاضی سمجھنا ضروری ہے مگر یاد رکھنا قطعی ضروری نہیں۔کیونکہ ان میں سے بہت سی بحریں اردو شاعری میں استعمال ہوتی ہیں نہ ہو سکتی ہیں۔اسی طرح ان بحور کے علاوہ بھی ان گنت بحور دائروں سے نکالی جاسکتی ہیں۔جن کا ایک مبتدی کو عملی سطح پر کوئی فائدہ نہیں۔اس لئے انہیں جان بوجھ کر نہیں چھیڑا گیا۔

جو پانچ بحور مسدس ہونے کے ساتھ ساتھ مثمن بھی استعمال ہوتی ہیں۔ان کی ریاضی یوں ہے

1۔ بحر منسرح

مستفعلن + مفعولات + مستفعلن + مفعولات

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مفعولات = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مفعولات = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

2۔ بحر خفیف

فاعلاتن + مس تفعُ لُن + فاعلاتن + مس تفعُ لُن

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

مس تفعُ لن = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

مس تفعُ لن = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

3۔ بحر مضارع

مفاعیلن + فاعُ لاتُن + مفاعیلن + فاعُ لاتُن

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

فاعُ لاتن = وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف

مفاعیلن = وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف

فاعُ لاتن = وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف

4۔ بحر مقتضب

مفعولات + مستفعلن + مفعولات + مستفعلن

مفعولات = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

مستفعلن = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع

مفعولات = سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق

5۔ بحرمجتث

مس تفعُ لُن + فاعلاتن + مس تفعُ لُن + فاعلاتن

مس تفعُ لن = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

مس تفعُ لن = سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف

فاعلاتن = سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف

مرکبہ بحور کا بیان ختم ہوا۔لیکن ابھی دائرہ مختلفہ کی پانچ بحریں باقی ہیں۔جن کے نام من اور ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **بحرطویل** ------------------------ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

2۔ **بحرعریض** ------------------------ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن

3۔ **بحرمدید** ------------------------ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

4۔ **بحرعمیق** ------------------------ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن

5۔ **بحربسیط** ------------------------ مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

ان پانچ بحور میں کیا کسی خاص بات کو آپ نے نوٹ کیا۔ انہیں غور سے دیکھئے۔ ان بحور کی ریاضی ارکان واجزا کی پہچان کرنے کے بعد اب آپ کے لئے بہت آسان ہو نا چاہئے۔اس لئے نہیں لکھی جارہی۔

سبق نمبر 18

اگر آپ نے اب تک کے اسباق کا غور سے مطالعہ کیا ہے تو آپ کو یاد ہوگا کہ سبق نمبر پندرہ میں ہم نے زحاف نامی ایک اصطلاح کے بارے میں تعارفی گفتگو کی تھی۔اور یہ بتایا تھا کہ کسی سالم بحر کے ارکان کے اجزا میں شعری ضروریات اور زحافات سے مختص قوانین کے زیر تحت حروف کم یا زیادہ کرنے کے باعث جو تبدیلی یا تغیر واقع ہوتا ہے ۔اُسے زحاف کہتے ہیں۔

اصل میں لفظ زحف ہے جس کی جمع زحاف اور جمع الجمع زحافوں یا زحافات ہے۔زحف کا لفظ نامعلوم وجوہات کی بناپر استعمال نہیں کیا جاتا اور رائج العام زحاف ہے۔

زحاف کی ضرورت کو سمجھنے کے لئے یوں سمجھئے کہ آپ کے پاس ایک بڑا ڈبہ ہے۔جس میں رکھنے کے لئے آپ کو کئی چھوٹے چھوٹے ڈبے دے دئے جاتے ہیں۔اور شرط یہ ہے کہ آپ کو یہ سب چھوٹے ڈبے اسی ایک بڑے ڈبے میں اس طرح رکھنے ہیں کہ ان میں موجود کسی بھی چیز کو کوئی ضرب نہ پہنچے۔ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسا مشکل کام ہے جس کے لئے آپ کو اپنی عقل کا بہتر سے بہتر استعمال کرنا ہوگا۔

کچھ ڈبوں کی پیکنگ آپ اتاریں گے۔کچھ کو ٹیڑھا کچھ کو عمودی اور کچھ کو افقی اس طرح رکھیں گے کہ وہ سبھی ڈبے اُس ایک بڑے ڈبے میں سما جائیں۔
اب کسی بحر کو آپ وہ بڑا ڈبہ فرض کر لیجئے اور اپنے اشعار کے الفاظ یا ان کے ارکان کے اجزا کو وہ چھوٹے ڈبے جنہیں آپ نے لا محالہ اس بحر کے ڈبے میں پیک کرنا ہے۔سو اس کے لئے کسی لفظ کو بڑا کرنا پڑے گا اور کسی کو چھوٹا۔تاکہ وہ بخیر وخوبی اس بحر کے ڈبے میں پورے آ جائیں۔

یاد رکھئے۔۔ ہر بحر کے زحاف اس کے ارکان کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر کسی رکن میں کسی ایسی تبدیلی کی گنجائش نہ ہو۔جو آپ اس میں لانا چاہتے ہیں تو آپ زبردستی اور اپنی مرضی سے اس میں کھینچ تک کرا کر کوئی تبدیلی لائیں گے تو وہ مطلوبہ بحر کے بجائے کسی اور بحر کے زحاف کی نمائیندگی کرے گا اور بحر بدل جائے گی۔نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ جس رکن یا جز پر زحاف عمل کرتا ہے۔اسے مزاحف کہتے ہیں۔

زحاف

ہمیشہ سبب اور وتد پر واقع ہوتے ہیں۔یہ مفرد بھی ہوتے ہیں اور مرکب بھی۔مرکب سے مراد یہ ہے کہ بیک وقت دو یا دو سے زیادہ اکان پر بھی وارد ہو سکتے ہیں۔مگر اس کی شرط یہ ہے کہ چاہے ان زحافات کی تعداد جتنی بھی ہو وہ بیک وقت وارد ہوں گے۔بتدریج نہیں۔چونکہ اساتذہ نے بھی اس طرح کی غلطیاں کی ہیں۔اس لئے ہمیشہ یاد رکھئے کہ دو یا دو سے زیادہ زحاف کبھی ایک کے بعد ایک۔۔یعنی بتدریج نہیں لگتے بلکہ بیک وقت لگائے جاتے ہیں۔یا ارکان میں تبدیلی بیک وقت ہوتی ہے۔

ہم نے گزشتہ اسباق میں یہ بھی سیکھا تھا کہ اسباب کی دو اقسام ہیں۔۔

1۔ **سبب خفیف** ۔۔۔ وہ دو حرفی لفظ جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ جیسے زرْ

2۔ **سبب ثقیل** ۔۔۔ وہ دو حرفی لفظ جس کے دونوں حروف پر حرکت ہو۔ یہ مرکب لفظ میں ہوتا ہے۔ جیسے دَرِ

اوتاد کی تین اقسام ھیں۔

1۔ **وتد مجموع** ۔۔ وہ تین حرفی لفظ یا رکن جس کے پہلے دونوں حروف پر زبر ہو اور تیسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے لفظ بنا

2۔ **وتد مفروق** ۔۔ وہ تین حرفی لفظ جس کا درمیانی حرف ساکن ہو۔مگر پہلا اور تیسرا حرف متحرک ہو۔ جیسے لفظ لفظ

3۔ **وتد موقوف** ۔۔ اس کا زحاف سے نہیں لفظ کی شناخت سے تعلق ہے۔اور اس کے آخر پر دو ساکن ہوتے ہیں۔ جیسے لفظ فعل

زحاف کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ ہر شعر کے دو مصرعے ہوتے ہیں۔ جنہیں علم العروض میں اگر مسدس ہو تو چھ اور اگر آٹھ ارکان کی مثمن بحر ہو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ان حصوں کے نام یہ ہیں۔

پہلا مصرع --- صدر ---- حشو ---- عروض
دوسرا مصرع --- ابتدا ---- حشو ---- ضرب

کچھ زحاف صرف صدر و ابتداء کے لئے مخصوص ہیں۔ کچھ ضرب و عروض کے لئے اور کچھ عام کہلاتے ہیں۔ اس لئے زحاف لگاتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ یہ علم ہو کہ وہ زحاف کہاں لگایا جا رہا ہے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ ایک رکن کو کس طرح توڑا جا سکتا ہے اور اس میں کیا تبدیلیاں ممکن ہیں۔ فی الحال بطور مثال سمجھانے کے لئے میں ایک خماسی رکن لوں گا۔ مکمل گفتگو اگلے سب سے شروع ہو گی۔

فعولن ----- فعو + لن
یہ خماسی رکن ہے کیونکہ اس میں پانچ حروف ہیں۔ اور یہ ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف پر مشتمل ہے۔

سب سے پہلے اس رکن کے وتد کو لیتے ہیں۔
فعو--- اس کا پہلا حرف ف اگر گرا دیا جائے تو باقی عو بچے گا۔۔ لیکن اصطلاح عروض میں عو کوئی لفظ نہیں۔ اس لئے اسے عروض سے مختص لفظ فع کے برابر سمجھا جائے گا اور پورے فعولن کی شکل اب فعلن ہو جائے گی۔ اس زحاف کا نام ثرم ہے۔ اور یہ وتد مجموع کا زحاف ہے جو عربی فارسی میں صرف صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہے۔ مگر اردو میں اسے ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ عام زحاف ہے۔

لن --- اس رکن کا دوسرا جزو سبب خفیف ہے۔
لُن کا ن گرا کر اگر لام کو ساکن کر دیا جائے تو اس زحاف کو قصر کہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جو رکن حاصل ہو گا وہ فعول ہے۔

سبق نمبر 19

زحاف

ایک دیانتدار استاد کا کام یہ ہے کہ وہ پوری دیانتداری اور محبت سے اپنا علم قابل فہم انداز میں اپنے شاگردوں کو بلا تمیز منتقل کر دے۔جب کہ ایک اچھے طالبعلم کا فریضہ اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اُس علم کو سمجھنا' حاصل اور خود میں جذب کرنا ہوتا ہے۔علم العروض کوئی آسان علم نہیں۔عمر بھر کی ریاضت کے باوجود اساتذہ تک اس میں غچے کھاجاتے ہیں۔لیکن اگر ایک مرتبہ اس کی مبادیات کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو یہ علم بہت آسان ہو جاتا ہے۔زحافات کا کھیل شطرنج کے کھیل کی طرح ہے۔ جس میں کھیل پر نگاہ اور ذہن حاضر نہ ہو تو ایک غلط چال بحر کی بازی الٹ دیتی ہے۔یہ کھیل کھیلتے ہوئے مبادیات کا علم اور نگاہ و ذہن کا ہمہ وقت حاضر رہنا لازم ہے۔جہاں تک مبادیات کا تعلق ہے۔مجھے آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے کہ زحاف سے پہلے جن باتوں کا علم ہونا چاہئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسباب واوتاد کیا ہوتے ہیں۔
2۔ ارکان کا مطلب کیا ہے۔
3۔ بحر اور اس کی ریاضی کیا ہے۔

اگر آپ نے اب تک ان تین باتوں کو ان کی تفصیل میں جا کر سمجھ لیا ہے تو اگلا مرحلہ زحافات کا ہے۔ہر رکن یا جزو پر زحاف لگ سکتا ہے۔شرط صرف یہ ہے کہ اگر ایک سے زیادہ ارکان پر زحاف کا عمل ہو تو بیک وقت ہو۔زحاف کے عمل سے گزرنے والے رکن کو مزاحف کہا جاتا ہے۔

اب جو کچھ میں آپ سے کہنے جارہا ہوں۔اس سے خوف کھانے یا بدکنے کے بجائے حاضر ذہن کے ساتھ سمجھنے کی ضرورت ہے۔اگر آپ نے اپنی دلچسپی اور ذہن کو حاضر رکھا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ باآسانی زحافات کے اس مشکل مرحلے سے بھی ہنستے کھیلتے گزر جائیں گے۔یہی وہ کٹھن مرحلہ ہے جہاں اچھے طالب علموں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور وہ علم العروض سے تائب ہونے ہی میں عافیت سمجھتے ہیں۔

اس کی دو وجوھات ھیں۔

1۔ زحافات کی تعداد اور مبادیات سے ضروری واقفیت کا نہ ہونا۔
2۔ استاد اور کتاب کا عروض کی دقیق اصطلاحیں استعمال کرنا مگر انہیں قابل فہم بنا کر پیش نہ کرنا۔

میں نے یہاں اب تک کے اسباق میں حتی المقدور کوشش کی ہے کہ اس علم کو انتہائی آسان بنا کر اس طرح پیش کروں کہ ایک کم تعلیم یافتہ یا کسی حد تک کند ذہن طالبعلم بھی اسے سمجھنے میں مشکل محسوس نہ کرے۔لیکن یہ علم کا میدان ہے جہاں ہر چیز پکی پکائی نہیں ملتی۔تھوڑی بہت محنت طالبعلم کو بھی کرنا پڑتی ہے۔ تبھی کوشش کسی ٹھکانے لگتی ہے۔اس لئے میں دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ زحاف سیکھنے کو ایک کھیل ضرور سمجھیں مگر ایک ایسا کھیل۔۔۔جس کے لئے حاضر دماغ رہنا بہت ضروری ہے۔

لگنے والے زحافات کی تعداد 48 ہے۔ان میں سے 11 زحاف صرف عربی بحور پر لگتے ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں۔للذا یہ تعداد کم ہو کر 37 رہ جاتی ہے مگر ان سینتیس زحافوں کا حال بھی یہ ہے کہ ایک ہی زحاف مختلف بحور کے ارکان پر جب لگتا ہے تو زحاف کی نوعیت تو وہی ہوتی ہے مگر صرف بحر کی شناخت کے لئے اس کا نام بدل جاتا ہے۔۔۔للذا سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ زحاف کی نوعیت کو سمجھیں۔مثال کے طور پر ایک زحاف جب وتد مجموع کے پہلے حرف پر لگتا ہے تو اپنی نوعیت کے لحاظ سے تو وتد مجموع کا پہلا حرف ہی گر رہا ہے مگر نام کی تبدیلی کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ تین زحاف ہیں۔اسے اس طرح سمجھئے۔

1۔ **مفاعیلن** ۔۔۔۔۔۔ رکن میں وتد مجموع کے مفا کا میم جب گرا تو باقی فاعیلن بچا جو کوئی اصطلاحی یا اصولی رکن نہیں۔تو اسے ہم وزن مستعمل لفظ مفعولن سے بدل لیا اور زحاف کا نام ہوا خرم

2۔ **فعولن** ۔۔۔۔۔۔ رکن میں وتد مجموع۔فعو کا ف زحاف ثرم کے ذریعہ جب گراتو باقی عو بچاجو اصطلاح عروض میں کوئی لفظ نہیں تو اسے فع سے بدل لیااور پورا مزاحف رکن فعلن ہو گیا۔

3۔ **مفاعلتن** ۔۔۔۔۔۔ رکن میں وتد مجموع مفا کا میم گراتو باقی فا بچااور پورارکن فاع ل تن ہو گیاجو اصطلاح عروض میں کوئی لفظ نہیں۔اس لئے اسے مستعمل مف ت ع لن سے بدل لیا اورزحاف کا نام ہوا۔ عضب (مف ت ع لن اسطرح لکھنے کامطلب یہ ہے کہ ت اور ع پر حرکت ہے)

اب اسے آپ تین زحاف سمجھ لیں یا ایک۔اصل اور سب سے تو آپ نے دیکھا کہ نام مختلف ہوگئے مگر عمل وہی ایک رہا۔ وتد مجموع کا پہلا حرف گرانے کی اہم بات یہ ہے کہ اگر تینوں کے عمل کی اس نوعیت کو آپ نے سمجھ لیا کہ وہ اپنی اصل میں ایک ہی تو پھر آپ کو یہ تعداد پریشان نہیں کرے گی۔

آئیندہ سبق میں ہم اسباب واوتاد پر لگنے والے مفرد زحافوں پر گفتگو کریں گے اور یہ تو میں آپ کو بتا ہی چکا ہوں کہ زحاف دو اقسام کے ہوتے ہیں۔

1۔ **مفرد حاف**

2۔ **مرکب زحاف**

سبق نمبر 20

زحاف

تو دوستو۔ کل ہم نے یہ سمجھنے کی کوشش کی تھی کہ زحاف کیا ہوتا ہے۔اس کی کتنی اقسام ہیں اور زحافوں کی تعداد کی اصل حقیقت کیا ہے اور یہ بھی کہ زحاف لگانے کا مطلب کوئی حرف گرا کر یا بڑھا کر ایک رکن کی کتر بیونت کرنا ہے۔وتد مجموع سے حرف گرانے کی مثال فعولن اور دوسرے ارکان سے دے دی گئی تھی۔۔حرف کی زیادتی کی مثال یہ ہے کہ مصرع کے آخر میں سبب یا وتد میں الف یا نون یا دونوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔جیسے فعلن سے فعلان حاصل کیا جاتا ہے۔مگر یہ عمل صرف ضرب و عروض یعنی مصرعوں کے آخر میں ہو سکتا ہے۔

یہ بات تو ہم جان گئے کہ زحاف دو اقسام کے ہوتے ہیں۔
مفرد زحاف اور مرکب زحاف۔

مگر سوال یہ ہے کہ ان میں فرق کیا ہے۔
ان میں فرق یہ ہے کہ مفرد زحاف صرف ایک ہی رکن پر وارد ہوتا ہے۔جبکہ مرکب زحاف وہ ہیے کہ جب ایک ہی رکن کے مختلف اجزا پر بیک وقت دو یا دو سے زیادہ زحاف لگیں تو اسے مرکب زحاف کہتے ہیں۔مگر مرکب زحاف کی لازمی شرط یہ ہے کہ انہیں بیک وقت لگایا جائے یہ نہیں کہ پہلے رکن کو ایک زحاف لگا کر مزاحف کیا جائے اور پھر اس پر دوسرے زحاف کا عمل ہو۔یہ بات انتہائی اہم ہے۔زحاف لگاتے ہوئے اسے کبھی مت بھولئے گا۔

اس سبق میں ہم مفرد زحافوں پر گفتگو کر کے انہیں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

سبب خفیف کے زحافات

ہم پڑھ چکے ہیں کہ سبب خفیف دو حرفی لفظ کو کہتے ہیں۔جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہوتا ہے۔

1۔ زحاف خبن

زحاف خبن سے سبب خفیف کے ساکن کو دوسرے مقام سے گراتے ہیں۔مزاحف مخبون کہلاتا ہے۔

مثلاً

فاعلاتن ۔۔۔ میں فا کا الف نوٹ کیجئے کہ الف کا مقام لفظ میں دوسرا ہے۔باقی ف پہ زبر اور ع مکسور کے ساتھ فعلاتن بچا
مستفعلن ۔۔۔ مس کا سین گرا اور مفتعلن بچا جسے مفاعلن سے بدل لیا۔
فاعلن ۔۔۔ فا کا الف گرا۔۔باقی ف پر زبر اور ع مکسور کے ساتھ فعلن بچا مانوس مفاعلن سے بدل لیا۔
مس تفع لن ۔۔۔ میں مس کا س۔گرا۔اور۔۔متفع لن۔۔میم پر پیش اور ت پر زبر کے ساتھ رہا۔
مفعولاتُ ۔۔۔ میں دوسرے مقام سے ف گرا۔باقی میم پر زبر اور ع پر پیش کے ساتھ معولاتُ بچا۔جسے مانوس ہم وزن مفاعیل سے بدل لیا۔

2۔ زحاف طی

اگر رکن کے شروع میں دو سبب خفیف ہوں جیسے رکن مستفعلن میں تو چوتھا حرف بھی سبب خفیف کا ساکن ہو گا۔زحاف طی اسے ساقط کرتا ہے مزاحف کو مطوی کہتے ہیں۔

مثالیں۔

مستفعلن ۔۔۔ میں مستف کا ف گرا۔باقی بچا ت اور ع پر حرکت کے ساتھ ۔مستعلن۔ت پر زبر اور ع کے نیچے زیر کے ساتھ یعنی مکسور بچا۔ اسے مانوس مفتعلن سے بدل لیا۔
مفعولاتُ ۔۔۔ کے عو کا و باقی مفع لاتُ بچا۔جسے فاعلات سے بدل لیا۔

3۔ زحاف قبض

اگر رکن۔وتد (مجموع یا مفروق) سے شروع ہوتا ہے اور اس کے فوراً بعد سبب خفیف ہے۔تو رکن کا پانچواں حرف۔سبب خفیف کا ساکن ہو گا۔

زحاف۔ قبض۔۔رکن کے پانچویں مقام سے سبب خفیف کا ساکن گراتا ہے۔۔مزاحف مقبوض کہلاتا ہے۔

مثالیں

مفاعیلن ۔۔۔ میں عی کی ی باقی مفاعلن رہا۔

فاع لاتن ۔۔۔ میں لا کا الف باقی لام اور ت پر زبر کے ساتھ فاعلتن بچا۔ جسے مفتعلن ت اور ع پر حرکت کے ساتھ بدل لیا۔

فعولن ۔۔۔ میں لن کا ن باقی ف، ع اور لُ پر حرکت کے ساتھ فعول بچا۔

4۔ زحاف کف

اگر رکن سباعی سبب خفیف پر ختم ہوتا ہے۔تو ظاہر ہے کہ اس کا ساتوان حرف سبب خفیف کا ساکن ہو گا۔جسے زحاف کف سے گراتے ہیں مزاحف مکفوف کہلاتا ہے۔

مثالیں

مفاعیلن ۔۔۔ میں لُن کا ن باقی مفاعیل رہا۔

مُس تفعَ لُن ۔۔۔ میں لُن کا ن باقی مستفعل بچا۔

فاعلاتن ۔۔۔ میں تن کا ن باقی فاعلاتُ رہا۔

فاعِ لاتن ۔۔۔ میں تن کا ن باقی۔فاع لاتُ رہا۔

ان چاروں صورتوں میں سبب خفیف کے پہلے حرف کی حرکت برقرار رہے گی۔

سبق نمبر 21

زحاف

زحاف -- رفع -- مزاحف -- مرفوع

اگر رکن کے شروع میں دو اسباب خفیف ہیں۔۔اور ایسے صرف دو ارکان ہیں۔

1۔ مستفعلن

2۔ مفعولاتُ

زحاف رفع پہلے سبب خفیف کو ساقط کر دیتا ہے۔ایسے

مستفعلن -- سے مس ساقط ہوا تو تفعلن بچا۔جسے مستعمل فاعلن سے بدل لیتے ہیں۔
مفعولاتُ -- میں سے۔مف۔سقط ہوا تو باقی عولاتُ بچا۔جسے مستعمل مفعولُن سے بدل لیتے ہیں۔

رفع -- جس رکن پر عمل کرے اسے مرفوع رکن کہا جاتا ہے۔یہ مزاحف بھی عروض وضرب کے علاوہ ہر جگہ آ سکتا ہے۔

زحاف -- قصر -- مزاحف -- مقصور

اگر رکن سبب خفیف پر ختم ہو۔تو۔۔زحاف قصر۔۔آخری ساکن کو ساقط کر کے اس سے پہلے کے متحرک حرف کو ساکن کر دیتا ہے۔۔مزاحف کو مقصور کہتے ہیں۔جو صرف عروض وضرب کے لئے مخصوص ہے۔

مثالیں

مفاعیلن --- کا آخری ن ساقط ہوا۔اور اس کے ماقبل کا لام ساکن ہو گیا۔یعنی رکن بچا۔۔مفاعیل جسے فعولان سے بدل لیا۔
فاعلاتن --- میں آخری ن گرا اور ت ساکن ہوئی باقی رکن بچا فاعلات اسے بھی فاعلان سے بدل لیتے ہیں۔
فاعِ لاتن --- پر یہی عمل کیا تو باقی فاعِ لات بچا۔جسے فاعِ لان سے بدل لیتے ہیں۔
مس تفع لن --- سے ن ساقط ہوا اور لام ساکن باقی بچا مستفعل جو مفعولن کا مانوس وزن ہے۔لہٰذا اس سے بدل لیا۔
فعولن --- سے لن کا ن ساقط ہوا اور لام ساکن باقی فعول بچا۔

زحاف -- حذف -- مزاحف -- محذوف

اگر رکن سبب خفیف پر ختم ہو تو زحاف حذف مکمل سبب خفیف کو ساقط کر دیتا ہے۔مزاحف رکن محذوف کہلاتا ہے۔یہ زحاف بھی عروض وضرب کے لئے مخصوص ہے۔

مثالیں

مفاعیلن --- سے مفاعی باقی رہا جسے فعولن سے بدل لیا۔
فاعلاتن --- سے فاعلا باقی رہا جسے فاعلن سے بدل لیا۔
فاعِ لاتن --- سے فاعِ لا باقی رہا جو مستعمل فاع لن میں بدل گیا۔
مس تفع لن --- سے مس تفعُ باقی رہا جسے مستعمل مفعولُ سے بدل لیا۔
فعولن --- سے فعو باقی رہا جسے مانوس فعَل سے بدل لیا۔

زحاف -- جبّ -- مزاحف -- مجبوب

اسباب خفیف ساقط کر دیتا ہے۔جس کے بعد مفا بچتا ہے۔جسے فعل سے بدل لیتے ہیں۔اس کے یہ زحاف صرف رکن مفاعیلن پر لگتا ہے۔۔اوراس کے دونوں آخری مزاحف کو مجبوب کہتے ہیں اور یہ زحاف بھی عروض وضرب ہی کے لئے مخصوص ہے۔

زحاف -- سلخ -- مزاحف-- مسلوخ

یہ زحاف صرف فاع لاتن پر لگتا ہے اور مفروقی رکن کے دونوں آخری اسباب خفیف ساقط کر دیتا ہے۔رکن مزاحف ہونے کے بعد فاع بچتا ہے۔جسے بدلنے کی ضرورت نہیں۔ظاہر ہے کہ یہ زحاف بھی صرف عروض وضرب کے لئے مخصوص ہے۔

زحاف -- جدع -- مزاحف -- مجدوع

یہ زحاف مستفعلن یعنی ابتدائی دونوں اسباب خفیف کو ساقط کر دیتا ہے۔اور باقی علن بچتا ہے۔جسے فعل سے بدل لیتے ہیں۔مزاحف مجدوع کہلاتا ہے۔

زحاف -- تسبیغ -- مزاحف -- مسبّغ

سالم ارکان جو سبب خفیف پر ختم ہوں۔تسبیغ کے عمل سے ان کے آخری ساکن سے پہلے ایک الف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔۔لیکن اگر کوئی رکن پہلے ہی مزاحف ہو یعنی اس میں سے کچھ ساقط ہو چکا ہو یا کوئی حرف گر چکا ہو۔تو اس میں یہ اضافہ نہیں ہو سکتا۔یاد رکھیے کہ تسبیغ کا عمل صرف آخری سالم سبب خفیف پر ہو سکتا ہے۔مزاحف مسبّغ کہلاتا ہے۔یہ زحاف بھی عروض وضرب کے لئے خاص ہے۔

زحاف -- بتّم -- مزاحف -- ابتم

زحاف بتّم۔۔۔ صرف رکن مفاعیلن پر لگتا ہے۔جس کے بعد آخری سبب خفیف کا لن اور اس سے ماقبل کی ع کی ی ساقط ہو جاتے ہیں اور ع ساکن ہو جاتا ہے۔ مزاحف رکن مفاع بچتا ہے۔جسے مانوس فعول سے بدل لیتے ہیں۔یہ زحاف بھی عروض وضرب ہی میں آ سکتا ہے۔

سبق نمبر 22

زحاف

اب تک ہم جن نتائج پر پہنچے ہیں یا آئیندہ پہنچیں گے۔وہ مندرجہ ذیل ہیں

1۔ زحاف کا عمل رکن کی صورت تبدیل کر کے اس میں کسی حرف کی کمی یا زیادتی کر دیتا ہے۔
2۔ زحاف۔کسی رکن پر لگتا ہے۔جب یہ ایک رکن پر اور ایک ہی بار لگے تو اسے مفرد زحاف کہتے ہیں۔
3۔ جب کسی رکن میں ایک سے زیادہ زحاف لگیں تو اُسے مرکب زحاف کہتے ہیں۔
4۔ ایک سے زیادہ زحافات لگنے کا عمل بیک وقت ہوتا ہے۔ایسا نہیں ہو سکتا کہ پہلے ایک رکن پر ایک زحاف لگا کر اُسے مزاحف کیا جائے۔اور پھر مزاحف پر دوسرا زحاف لگایا جائے۔یہ یاد رکھنے والا سب سے اہم اصول ہے۔
5۔ کچھ زحاف صدر وابتدا کے لئے اور کچھ عروض وضرب کے لئے مخصوص ہیں۔کچھ زحاف عام زحاف کہلاتے ہیں جو ہر مقام پر عمل کر سکتے ہیں۔ کوئی ایسا مزاحف۔عروض وضرب میں نہیں آ سکتا۔جس کا آخری حرف متحرک ہو
6۔ سبب خفیف‘سبب ثقیل‘وتد مجموع اور وتد مفروق پر وہی زحاف عمل کر سکتے ہیں جو اُن کے لئے مخصوص ہیں۔سبب کا زحاف کسی وتد پر وارد نہیں ہو سکتا۔
7۔ کچھ زحافات اپنے حصول کی نوعیت کے لحاظ سے متنازع ہیں۔کہ انہیں کیسے حاصل کیا جائے۔مگر اپنی ہیئت اور اطلاق کے لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں۔اُن کے روبہ عمل ہونے کا اصول وہی ہے۔لیکن یہ مبادیات میں نہیں آتا۔۔فی الوقت آپ کے لئے صرف زحاف کی نوعیت‘نام اور عمل جاننا ضروری ہے۔

ابھی تک ہم نے اُن زحافات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے جو سبب خفیف پر عمل کرتے ہیں۔ اس سبق میں ہم اُن زحافات پر گفتگو کریں گے جو سبب ثقیل کے زحاف کہلاتے ہیں۔

کیا آپ کو یاد ھے کہ سبب ثقیل کیا ھوتا ھے۔؟

سبب ثقیل ایسے دو حرفی لفظ کو کہتے ہیں۔جس کے دونوں حروف متحرک ہوں۔اردو زبان میں ایسا کوئی لفظ موجود نہیں جس کے دونوں حروف پر متحرک ہوں۔ایسا لفظ صرف کسی مرکب صورت میں ہوتا ہے۔جیسے زرِگُل۔۔ہم نے زر کی رائے مہملہ کے نیچے زیر لگا کر جب اسے لفظ گل سے اضافت دی تو زکے ساتھ ر بھی متحرک ہو گئی۔

سبب ثقیل کے زحاف

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ صرف دو ارکان ایسے ہیں جن میں سبب ثقیل آتا ہے۔۔اور چونکہ اس کے فوراً بعد سبب خفیف ہوتا ہے۔اس لئے اسے فاصلہء صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

یہ دو سالم ارکان ھیں۔

مفاعلتن اور متفاعلن

زحاف -- اضمار -- مزاحف -- مضمر

اگر رکن سبب ثقیل سے شروع ہو تو دوسرے متحرک کو ساکن کرنے کا نام۔اضمار۔ہے۔مزاحف کو۔مضمر۔کہتے ہیں۔متفاعلن۔۔کا۔ت۔ساکن کر کے۔متفاعلن۔ت ساکن کے ساتھ حاصل ہوا۔جسے ہم وزن رکن۔مستفعلن۔سے بدل لیتے ہیں۔

زحاف-- وقص -- مزاحف-- موقوص

اگر متفاعلن کے اسی دوسرے متحرک حرف کو ساکن کرنے کے بجائے ساقط کر دیا جائے۔تو جو زحاف یہ عمل کرتا ہے اُسے۔۔وقص۔کہتے ہیں۔مزاحف۔موقوص۔کہلاتا ہے۔ متفاعلن۔کا دوسرا متحرک حرف جب ساقط ہوا۔تو باقی۔مفاعلن۔رہا۔جسے بدلنے کی ضرورت نہیں۔

زحاف -- عصب -- مزاحف -- معصوب

مفاعلتن۔۔میں سبب ثقیل کا دوسرا متحرک۔پانچویں مقام۔پر ہے۔اس پانچویں مقام پر اسے ساکن کرنے والے زحاف۔کو۔عصب۔کہتے ہیں۔مزاحف۔معصوب کہلاتا ہے۔ مفاعلتن۔کا۔لام۔پانچویں مقام پر ساکن ہوا تو مفاعلتن۔حاصل ہوا۔جس کا قائم مقام رکن۔مفاعیلن ہے۔لہٰذا اسے مفاعیلن سے بدل لیا۔

زحاف -- عقل -- مزاحف -- معقول

زحاف۔۔عقل۔۔مفاعلتن۔کے لام کو پانچویں مقام سے ساقط کر دیتا ہے۔مزاحف کو۔۔معقول۔کہتے ہیں۔
مفاعلتن۔کا لام۔پانچویں مقام سے ساقط ہوا تو باقی۔مفاعتن۔بچا۔جسے اس کے مانوس اور ہم وزن۔مفاعلن۔۔سے بدل لیا

سبق نمبر 23

زحاف

ابھی تک ہم نے ان زحافات کا مطالعہ کیا ہے۔جو سبب خفیف اور سبب ثقیل پر عمل کرتے ہیں۔سبب خفیف والے رکن میں اگر ایک ہی سبب خفیف ہو تو یہ عمل دوسرے مقام پر ہوتا ہے۔اور ایک سے زیادہ اسباب خفیف ہونے کی صورت میں۔دوسرے۔چوتھے۔پانچویں۔اور ساتویں مقام پر بھی یہ عمل ہوتا ہے۔جس کے لئے اس کے مختلف نام ہیں۔بعض اوقات ایک سبب خفیف یا دو اسباب خفیف کو بھی ساقط کیا جاتا ہے۔جملہء معترضہ کے طور پر آپ کی دلچسپی کے لئے بتاتا چلوں کہ عربی عروض میں تو زحاف۔خزم کے تحت صدر میں چار حروف تک یعنی دو ایسے اسباب خفیف کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔جو وزن میں محسوب نہیں ہوتے۔غالب نے اسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی وہ مشہور زمانہ رباعی لکھی۔۔دل رک رک کے بند ہو گیا ہے غالب۔۔جس کے شروع میں غالب نے ایک ایسا سبب خفیف رکھا جو وزن مین محسوب نہیں ہوتا جس کی وجہ سے عروض کے اس زحاف پر دھیان نہ دینے والوں نے غالب کی اس رباعی کو بے وزن ٹھہرایا۔خیر یہ صرف آپ کے علم میں لانے کے لئے بیان کیا ہے۔تاکہ جب آپ غالب کے بارے میں کوئی ایسا احمقانہ بیان سنیں تو آپ کو یہ زحاف یاد آ جائے۔

سبب ثقیل۔میں ہم نے وہ زحافات دیکھے جو اس کے دوسرے متحرک رکن کو ساکن یا ساقط کرتے ہیں۔

آج ہم اُن زحافوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔جو وتد مجموع پر عمل کرتے ہیں

آپ یہ تو جان ہی گئے ہیں کہ وتد مجموع تین حروف کے ایسے جزو کو کہتے ہیں۔جس کے پہلے دونوں حروف پر حرکت ہوتی ہے اور تیسرا حرف ساکن ہوتا ہے جیسے لفظ۔نظر۔سے اسے سمجھا جا سکتا ہے۔ اب مزید سمجھنے والی اور اہم بات یہ ہے کہ وتد مجموع کے پہلے حرف کو گرانے کا عمل تو ایک ہی ہے۔مگر مختلف ارکان میں اس کے مختلف نام ہیں۔ہے تو یہ سر درد کہ ایک ہی عمل کے ہر جگہ مختلف نام ہوں مگر بحر کی تقطیع کرتے ہوئے جب مزاحف بحر کا نام بتانا ہوتا ہے تو ان ناموں کی ضرورت پڑتی ہے۔ورنہ جہاں تک عمل کا تعلق ہے وہ ایک ہی ہے۔

اگر رکن وتد مجموع سے شروع ہو تو سر وتد کو کاٹنے یا گرانے کے عمل کو خرم کرنا کہتے ہیں۔جس کے مختلف نام ہیں۔

زحاف -- خرم یا مخنّق ------ مزاحف -- اخرم

ا۔مفاعیلن۔کے میم گرانے کو خرم کرنا کہتے ہیں۔مزاحف۔اخرم کہلاتا ہے۔
اگر مفاعیلن کا میم کاٹ دیا جائے تو باقی فاعیلن رہتا ہے۔جسے اس کے مانوس وزن۔مفعولن سے بدل لیتے ہیں۔
یہ عام زحاف ہے۔مگر جب صدر و ابتد کے بجائے حشو۔عروض یا ضرب میں آئے تو۔۔مخنّق۔کہلاتا ہے

زحاف -- ثلم ------- مزاحف -- اثلم

فعولن۔۔میں خرم ہو تو اسے ثلم زحاف اور مزاحف کو اثلم کہتے ہیں۔
فعولن کا ف ساقط ہوا تو باقی۔عولن۔بچا۔جسے اس کے مستعمل وزن۔فعلن۔بہ تسکین ع سے بدل لیتے ہیں۔یہ بھی عام زحاف ہے

زحاف -- عضب ----- مزاحف -- اعضب

مفاعلتن۔میں خرم ہو کر جب اُس کا میم گر جائے تو زحاف۔عضب۔کہلاتا ہے اور اس کے مزاحف کو۔اعضب۔کہتے ہیں۔
مفاعلتن کا میم ساقط ہوا تو باقی۔فاعلتن۔بچا۔جسے اس کے ہم وزن۔مفتعلن (میم پر پیش‘ ت پر زبر‘ ع کے نیچے زیر‘ ل پر پیش اور ن ساکن) سے بدل لیتے ہیں۔یہ زحاف صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہے۔

زحاف ---- بتر --------- مزاحف -- ابتر

اس زحاف کا معاملہ یہ ہے کہ یہ زحاف مفرد بھی ہے اور مرکب بھی۔

فی الحال آپ مفرد زحاف کو دیکھئے۔جو وتد مجموع۔ کے لئے مخصوص ہے۔

اس سے سالم رکن کے۔وتد مجموع کو ساقط کیا جاتا ہے اور مزاحف کو۔ابتر کہتے ہیں۔

امثال

فعولن۔۔۔کا وتد مجموع۔فعو۔بتر کے بعد ساقط ہوا۔باقی۔لُن۔رہا۔جسے ہم وزن۔فع۔سے بدل لیا۔

مفاعیلن۔۔۔زحاف بتر۔سے رکن۔۔مفاعیلن۔۔کا وتد مجموع۔۔مفا۔۔ساقط ہوا۔۔

باقی۔عیلن بچا۔جسے اُس کے ہموزن۔فعلن۔۔سے بدل لیا۔

مفاعلتن۔۔کا وتد مجموع۔مفا۔گرا تو باقی۔ع ل تن۔بچا۔جسے اس کے ہم وزن۔ف ع لن (ف ‘ع ‘متحرک)۔سے بدل لیا۔

سبق نمبر 24

زحاف

زحاف --قطع -------------- مزاحف-- مقطوع

وتد مجموع پر اگر رکن ختم ہوتا ہو۔اور وہ عروض وضرب میں ہو تو زحاف ۔ قطع۔سے اسکے ساکن کو ما قبل حرف کی حرکت کے ساتھ ساقط کرتا ہے۔مزاحف مقطوع کہلاتا ہے۔

مستفعلن۔ میں ن ساقط ہوا اور لام کی حرکت بھی ختم ہوئی۔تو باقی بچا۔مستفعل۔لام بہ سکون۔جسے اس کے ہم وزن مستعمل۔مفعولن۔سے بدل لیا

متفاعلن-- میں۔علن۔کا۔ن ساقط ہوا اور لام ساکن۔تو باقی متفاعل۔بچا۔جسے اس کے ہم وزن۔فعلاتن۔ع پر حرکت کے ساتھ۔بدل لیا

فاعلن--- میں ن ساقط ہوا اور لام ساکن۔باقی رہا۔فاعل۔جسے فعلن۔بسکون ع سے بدل لیا

زحاف-- عرج ------------ مزاحف --اعرج

اگر وتد مجموع۔عروض وضرب میں ہو۔تو۔اس کے دوسرے متحرک کو زحاف ۔عرج۔سے ساکن کرتے ہیں۔مزاحف۔اعرج۔کہلاتا ہے۔

مستفعلن۔میں عرج سے۔علن۔کا۔ل۔ساکن ہوا۔تو۔یہ مستفعلن۔ہو گیا لام کے سکون کے ساتھ ۔جسے اس کے قائم مقام۔مفعولان۔سے بدل دیا۔

متفاعلن۔کا۔لام۔ساکن ہوا تو مزاحف کو۔فعلیان۔بہ تشدید۔ل۔سے بدل لیا۔

فاعلن۔کا لام ساکن ہوا۔تو اسے ہموزن۔مفعول۔سے بدل دیا۔

زحاف-- حذذ ----------- مزاحف-- احذ' محذوذ

حذذ.۔وہ زحاف ہے۔جو آخر رکن میں موجود وتد مجموع کو ساقط کر دیتا ہے۔مزاحف کو۔محذوذ۔یا۔احذ۔کہتے ہیں

مستفعلن۔سے علن۔ساقط ہوا تو باقی۔مستف۔بچا۔جسے فعلن۔سے بدل لیا

متفاعلن۔سے۔علن۔نکالا۔تو باقی۔متفا۔بچا۔جسے فعلن۔بہ حرکت ع سے بدل لیا

فاعلن۔سے۔علن گرا تو باقی۔فا۔بچا۔جسے۔فع۔سے بدل دیا

زحاف-- قلع ---------- مزاحف -- مقلوع

زحاف۔قلع۔رکن کے درمیانی۔وتد مجموع کو ساقط کرتا ہے۔مزاحف کو۔مقلوع۔کہتے ہیں

فاعلاتن۔کا درمیانی۔وتد مجموع۔علا۔ساقط ہوا تو۔فاتن۔بچا۔جسے فعلن۔بسکون ع سے بدل لیا۔یہ عام زحاف ہے۔

زحاف-- اذالہ ------- مزاحف -- مذال

اگر آخر سالم رکن وتد مجموع ہو تو عروض وضرب میں ساکن سے پہلے ایک اور ساکن کا اضافہ۔اذالہ۔کہلاتا ہے۔جس کا مزاحف۔مذال ہے۔

مستفعلن۔سے۔مستفعلان

۔متفاعلن سے متفاعلان

زحاف-- ترفیل -------- مزاحف-- مرفّل (ف پر تشدید کے ساتھ)

ترفیل۔سے عروض وضرب میں وتد مجموع پر ایک سبب خفیف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔مزاحف۔ف پر تشدید کے ساتھ۔مرفل۔کہلاتا ہے۔
مستفعلن۔میں سبب خفیف بڑھایا تو۔مستفعلاتن۔ہوا--فاعلن----میں سبب خفیف کا اضافہ کیا تو۔فاعلاتن۔ہو گیا۔

وتد مفروق پر عمل کرنے والے زحاف

وتد مفروق کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ تین حروف کا وہ جزو ہے۔جس کا دوسرا حرف ساکن ہوتا ہے۔جیسے۔لفظ--یا زہر
آیئے اب یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کون سے زحاف ہیں۔جو وتد مفروق کے لئے مخصوص ہیں۔

زحاف-- وقف ------------- مزاحف-- موقوف

یہ وہ زحاف ہے۔جس سے۔مفعولاتُ۔کا آخری متحرک حرف ساکن ہو جاتا ہے۔مزاحف کو۔موقوف کہتے ہیں
مفعولاتُ--کی تائے فوقانی کی پیش۔ساکن ہوئی تو مفعولات۔بہ سکون۔ت۔کے رہا۔جسے۔مفعولان۔سے بدل لیتے ہیں۔

زحاف --کشف ---------- مزاحف-- مکسوف یا مکشوف

مفعولاتُ کی تُ کو عروض وضرب میں ساقط کرنے والا زحاف ہے۔جسے۔کشف۔کہتے ہیں۔مزاحف۔مکشوف یا مکسوف کہلاتا ہے
مفعولاتُ کی تائے فوقانی بمع حرکت کے ساقط ہوئی تو باقی۔مفعولا۔رہا۔جسے مفعولن سے بدل لیتے ہیں۔

زحاف --صُلم ----------- مزاحف-- اصلم

صُلم۔زحاف کا عمل یہ ہے کہ اگر وتد مفروق آخر رکن ہو۔تو یہ اُسے ساقط کر دیتا ہے۔مزاحف کو۔اصلم کہتے ہیں۔
مفعولاتُ۔کا آخری جزو۔لاتُ۔ساقط ہوا تو باقی۔مفعو۔بچا جسے۔ہم وزن مانوس وزن۔فعلن۔بہ سکون عین سے بدل لیا۔

زحاف-- قلم

یہ زحاف ابتدا کے وتد مفروق کو اسی طرح ساقط کرتا ہے۔جیسے بتر۔وتد مجموع کو۔
۔* فاع لاتن۔کا۔فاع۔ساقط ہوا تو باقی۔لاتن۔بچا۔جسے ہم وزن۔فعلن۔سے بدل لیا
فاع لن---کا۔فاع۔گرا۔تو باقی۔لن۔بچا۔جسے ہم وزن۔فع۔سے بدل لیا*
یہ زحاف عروض وضرب کے لئے مخصوص ہے اور ابھی تک صرف مجوّز زحاف ہے۔
اسے ابھی تک کسی نے استعمال نہیں کیا۔چونکہ اس زحاف کی ضرورت ہے۔اس لئے بیان کیا گیا ہے۔

دوستو۔۔ مفرد زحافوں کا بیان ختم ہوا۔ان کے بعد مرکب زحاف بیان ہوں گے۔مرکب زحاف کیا ہیں ؟۔دو یا دو سے زیادہ مفرد زحافوں کو اگر جمع کر دیا جائے۔اور اُسے کوئی نام دے دیا جائے تو اُسے مرکب زحاف کہتے ہیں۔اگر آپ نے مفرد زحافوں کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور یہ اہم اصول بھی آپ کی سمجھ میں آگیا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ زحاف کسی رکن پر عمل کریں تو وہ عمل * یکے بعد دیگرے نہیں بلکہ بیک وقت ہو گا تو سمجھئے کہ مرکب زحاف آپ بہت آسانی سے سیکھ لیں گے۔ لیکن آئیندہ سبق میں مرکب زحاف پر گفتگو کرنے سے پہلے میں آپ کو ایک اور اہم عمل سمجھانا چاہوں گا۔جسے۔تسکینِ اوسط۔کہتے ہیں۔اور تسکین اوسط اتنی دلچسپ اور توجہ طلب ہے کہ آپ اسے سمجھ کر خوب لطف لیں گے۔ لیکن اس سب سے پہلے ضروری ہے کہ میں بطور یاداشت کے اُن مفرد زحافات کے نام لکھ دوں جو آپ نے اب تک سیکھے ہیں۔

سبب خفیف۔پر عمل کرنے والے مفرد زحاف

خبن۔۔طے۔۔قبض۔۔کف۔۔رفع۔۔قصر۔۔حذف۔۔جب۔۔سلخ۔۔جدع۔۔تسبیغ۔۔ہتم

یہ وہ بارہ مفرد زحاف ہیں جو سبب خفیف کے لئے مخصوص ہیں۔

سبب ثقیل۔پر عمل کرنے والے مفرد زحاف

1۔اضمار

2۔وقص

3۔عصب

4۔عقل

اسباب خفیف وثقیل پر عمل کرنے والے مفرد زحافوں کی کل تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔16

وتد مجموع پر عمل کرنے والے مفرد زحاف

خرم۔۔ثلم۔۔عضب۔۔۔بتر۔۔قطع۔۔عرج۔۔حذذ۔۔قلع۔۔اذالہ۔۔ترفیل

وتد مفروق پر عمل کرنے والے مفرد زحاف

وقف۔۔کشف۔۔صُلم۔۔قلم

اوتاد مجموع و مفروق پر عمل کرنے والے مفرد زحافوں کی کل تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔14

مفرد زحافات کی کل تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔30

سبق نمبر 25

زحاف

تسکینِ اَوسَط (اوسط کا الف اور سین متحرک)
تسکینِ اوسط بھی ایک مفرد زحاف ہے۔بشر طیکہ یہ کسی رکن میں واقع ہو۔لیکن اسے الگ بیان کرنے کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ دو اراکین کے مابین اسے لاگو کرنے کے بعد رکن جو شکل اختیار کرتے ہیں۔وہ ایک انتہائی دلچسپ صورتحال کو جنم دیتی ہے۔بہر حال اُس کا تو اس کی وضاحت کرنے پر ہی علم ہو گا کہ وہ صورتحال کیا ہے۔فی الحال ایک یاد رکھنے والی اہم بات یہ ہے کہ تمام زحافوں میں سے صرف تین زحاف ایسے ہیں۔جو کسی بھی رکن میں کوئی اضافہ کرتے ہیں۔جبکہ باقی زحاف رکن میں کمی کر کے ہی اس کی شکل بدلتے ہیں۔

اضافہ کرنے والے اُن تین زحافوں کے نام یہ ہیں۔

1۔ تسبیغ
2۔ ترفیل
3۔ اذالہ

تسکین اوسط۔۔کی تعریف یہ ہے کہ اگر ایک رکن پر یا دو ارکان کے مابین تین حرکتیں اکھٹی ہو جائیں۔یعنی متوالی ہوں۔تو وسطی حرکت کو ساکن کیا جاسکتا ہے۔اگر یہ حرکتیں ایک ہی رکن پر ہوں تو اسے ۔تسکین۔کہا جاتا ہے اور مزاحف ۔مسکّن ۔کہلاتا ہے۔اگر یہ دو اراکین کے مابین ہوں تو درمیانی حرکت کو ساکن کرنے کے عمل کو۔تخنیق۔یا۔تحنیق کہتے ہیں۔اور مزاحف کو مخنّق

امثال

1۔ **تسکین** ۔۔ اگر رکن پر تین حرکتیں متوالی ہوں۔۔جیسے۔متفاعلن۔کی میم ٗتائے فوقانی اور ف۔۔متحرک ہیں۔ اب اس رکن میں وسطی حرکت حرف ت پر ہے جسے ساکن کیا تو رکن۔یہ سکون ت۔متفاعلن۔ہوا۔جسے مروّج۔مستفعلن۔سے بدل لیا۔

2۔ **تحنیق** ۔۔ اگر دو اراکین کے اکھٹا ہونے سے تین متوالی حرکات آ جائیں۔توان کی وسطی حرکت کو ساکن کرنے کے عمل کو۔تخنیق۔کہتے ہیں۔
فرض کیجئے کہ ایک بحر میں یہ دو اراکین اکھٹے ہو جاتے ہیں۔

مفعولُ مفاعلن۔۔یا۔۔مفعولُ مفاعیلن
اب اگر آپ غور سے دیکھیں تو آپ کو مفعول کا لام ٗمفاعلن کی میم اور ف۔تینوں یکے بعد دیگرے متحرک نظر آئیں گے۔اس صورت میں دونوں ارکان کی وسطی میم اگر ساکن کر دی جائے تو اراکین کی صورت یہ بنے گی۔مفعولم فاعلن۔۔۔اب مفعولم چونکہ مستعمل نہیں۔اس لئے اسے اس کے ہم وزن مانوس لفظ۔مفعولن سے بدل لیا تو اراکین کی شکل جو پہلے۔۔مفعولُ مفاعلن تھی۔تخنیق۔کے بعد۔مفعولن فاعلن۔ ہو گئی۔ہے نا دلچسپ بات ؟۔۔یہ عمل کیا کیا فریب دیتے ہیں۔انہیں پہچاننے کی مشق آپ کو تقطیع کے دوران ہو گی۔تو آپ یہ دیکھیں گے کہ جو لوگ۔تسکین اوسط۔سے بے خبر ہوں۔وہ اپنے آپ کو عروض کا ماہر ثابت کرنے کے لئے بلا کی عجلت اور ڈھٹائی سے بلا سوچے سمجھے کسی شعر کے بے وزن ہونے یا بے بحر ہونے کا حکم لگا دیتے ہیں۔لیکن امید ہے کہ اسے جاننے کے بعد آپ کو اس قسم کی کوئی احمقانہ حرکت کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

سبق نمبر 26

زحاف

مرکّب زحاف

مفرد زحاف کی تعریف یہ تھی کہ وہ رکن کے ایک ہی جزو میں تغیر کرے۔ جبکہ مرکب زحاف سے ایک یا زیادہ ارکان میں تغیر رونما ہوتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ تغیر ۔سبب خفیف۔سبب ثقیل۔ وتد مجموع اور وتد مفروق میں ہوتے ہیں جو درصل کسی رکن یا کلمے کے اجزا ہوتے ہیں۔ ہم اب تک یہ بھی سمجھ چکے ہیں کہ جب بھی ایک یا ایک سے زیادہ زحاف کسی رکن پر عمل کرتے ہیں تو یہ عمل بیک وقت سالم رکن پر ہوتا ہے۔ کسی مزاحف پر نہیں۔ یہ ایک ایسا اٹل اصول ہے۔ جسے نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سی الجھنیں جنم لے سکتی ہیں۔

اب ہم دیکھیں گے کہ مرکب زحاف کیا ہوتا ہے؟؟

مرکب زحاف۔۔ مفرد زحافوں کو مختلف ناموں کے تحت جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ان کی مختلف اقسام ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ زحاف ۔ شکل ۔--------- مزاحف ۔ مشکول

شکل۔ خبن و کف کے اجتماع کو شکل کہا جاتا ہے۔اس کا مزاحف مشکول کہلاتا ہے

خبن سے سبب خفیف کا ساکن دوسرے مقام سے گرتا ہے جبکہ کف سے ساتویں مقام پر۔ مزاحف مشکول کہلاتا ہے۔-.

اس زحاف کا بیک وقت مرکب عمل صرف دو سالم اراکین پر ہو سکتا ہے۔۔ فاعلاتن۔۔۔ مس تفع۔لن (مفروقی)۔ایسے

فاعلاتن۔ زحاف خبن سے۔فا۔ کے دوسرے مقام سے سبب کا الف گرا۔اس کے ساتھ ہی زحاف کف نے تن کا ن ساقط کیا۔ یہ عمل بیک وقت ہوا تو باقی۔فعِلاتُ۔بچا۔آخری حرف۔ت۔ پر حرکت یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ یہ زحاف عروض و ضرب میں استعمال نہیں ہو سکتا۔

مس تفع لن (مفروقی)۔زحاف خبن اور کف کے بیک وقت عمل سے۔دوسرے مقام سے۔ مس۔کا سین۔ گرا۔اور ساتویں مقام سے۔لُن۔کا نون۔ باقی رہا۔ متفعِلُ۔ جسے اُس کے ہم وزن۔مفاعِلُ۔سے بدل لیا۔یہاں بھی لام پر حرکت یہ بتاتی ہے کہ یہ زحاف عروض و ضرب کے علاوہ ہر جگہ استعمال ہو سکتا ہے۔

2۔ زحاف ۔ شتر ۔------ مزاحف ۔ اشتر

شتر۔یہ زحاف خرم اور قبض کا اجتماع اور سالم رکن۔ مفاعیلن۔۔ سے مخصوص ہے۔مزاحف کو اشتر کہتے ہیں۔

سالم رکن۔ مفاعیلن۔ کے وتد مجموع کا پہلا حرف میم۔زحاف۔خرم۔ کے نتیجے میں گرا اور پانچویں مقام سے زحاف۔ قبض۔نے۔ عیلن کی یے کو گرا دیا۔ باقی اشتر مزاحف ۔فاعلن۔بچا ۔اگرچہ یہ عام زحاف ہے مگر عروض و ضرب میں اس لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔کیونکہ اس سے بحر ہزج کے بحر۔متدارک۔میں بدلنے کا دھوکا ہو گا۔یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مزاحف۔ مفاعلن۔کا۔علن۔ وتد مجموع نہیں بلکہ سبب خفیف کی مزاحف شکل ہے۔

3۔ زحاف ۔ ثرم ۔----- مزاحف ۔ اثرم

ثرم زحاف۔سالم رکن۔فعولن۔سے مخصوص ہونے کی وجہ سے۔ثرم۔کہلاتا ہے۔ورنہ وہی شتر کا عمل ہے۔جو مفاعیلن میں ہوا۔ یہ زحاف۔ثلم اور قبض۔کا اجتماع ہے۔ ثلم کے عمل کے باعث۔سالم رکن۔فعولن کے وتد مجموع۔سے فعولن۔کا۔ف گرا اور زحاف۔ قبض کے باعث پانچویں مقام سے سبب خفیف۔لُن۔کی ن ساقط ہوئی۔باقی۔عو لُ۔بچا۔جسے فعلُ یا فاعِ۔سے بدل لیا۔چونکہ متحرک الآخر ہے۔اس لئے عروض و ضرب میں استعمال نہیں ہو سکتا۔ویسے عام زحاف ہے۔

4۔ زحاف ۔ خرب ۔---- مزاحف ۔ اخرب

اس زحاف میں۔خرم و کف۔کا اجتماع ہے

مفاعیلن۔رکن میں۔خرم۔سے وتد مجموع کا میم گرا۔اور کف نے آخری سبب کی نون کو ساقط کیا۔باقی رہا۔فاعیلُ۔جسے اس کے ہم وزن۔مفعولُ۔سے بدل لیا۔یہ بھی متحرک الآخر ہے۔ سو عروض و ضرب میں استعمال نہیں ہو سکتا۔باقی ہر جگہ کے لئے عام زحاف ہے۔

5۔ زحاف ۔ تشعیث

فاعلاتن۔میں خبن اور تسکین کے اجتماع کا نام ہے۔ مخبون۔ف ع لاتن (ف۔ع۔ متحرک) تسکین کے بعد فعلاتن ۔ ہو جات ہے۔ جسے مانوس۔مفعولن سے بدل لیتے ہیں ۔تسکین اوسط کی دونوں صورتوں کے بیان کے بعد۔اس زحاف کا وجود اور عدم وجود برابر ہے۔

6۔ زحاف ۔ خبل ---- مزاحف ۔ مخبول

خبن اور طی ۔کے اجتماع کو۔ خبل۔ کہتے ہیں۔اور چونکہ یہ دونوں زحاف علی الترتیب سبب خفیف کے دوسرے اور چوتھے ساکن کو ساقط کرتے ہیں۔ اس لئے صرف دو ارکان ایسے ہیں جن پر یہ زحاف عمل کر سکتا ہے۔

مستفعلن۔۔ مفعولاتُ

مستفعلن ۔سے س۔اور۔ف۔ساقط ہوئے تو باقی۔ مُتعلن۔رہا۔ جسے اس کے ہم وزن۔ فعلتن ۔سے بدل لیتے ہیں۔

مفعولاتُ۔سیف۔اور۔و۔ گرے تو باقی مُعُلاتُ۔بچا۔ جسے اُس کے ہم وزن۔فعلاتُ (ف۔ع۔ متحرک) سے بدل لیا۔

ان مزاحف کو۔ مخبول۔کہتے ہیں۔

7۔ زحاف۔ زلل

خرم اور ہتم کا اجتماع ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ زحاف خرم کی وجہ سے صرف رکن ۔مفاعیلن۔پر لگ سکتا ہے۔

خرم سے مفاعیلن کا میم گرا اور ہتم سے آخری سبب خفیف مع ع کی ۔ی۔کے ساقط ہوا اور ساتھ ہی ع ساکن ہوئی۔جس کے بعد صرف ۔فاع۔بچا

8۔ زحاف ۔ خلع ------ مزاحف ۔ مخلوع

خبن و قطع کے اجتماع کا نام۔ خلع۔ ہے۔مزاحف کو مخلوع کہتے ہیں۔

ا۔ مستفعلن : خبن سے س، قطع سے ن مع حرکت ل ساقط ہوئے۔ مُتفعل۔باقی رہا۔اسے ہم وزن۔ فعولن۔سے بدل لیا

۲۔فاعلن : خبن سے فا کا الف اور علن کا۔ن مع حرکت ل ساقط ہوا۔

9۔ زحاف ۔ بتر ----- مزاحف ۔ ابتر

مفرد زحاف۔بتر۔میں ہم نے دیکھا تھا کہ وہ۔شروع کا وتد مجموع۔ساقط کرتا ہے۔لیکن مرکب زحاف۔بتر۔مفرد زحاف خرم اور مفرد زحاف جب کا اجتماع ہے۔خرم کا لفظ یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ یہ زحاف صرف رکن۔مفاعیلن۔پر عمل کرتا ہے۔

خرم سے۔مفاعیلن کا۔ میم۔اور زحاف۔جب۔کے عمل سے آخر کے دونوں سبب خفیف ساقط ہوئے۔باقی۔فا۔بچا۔ جسے ہم وزن مانوس فع سے بدل لیا۔

(مفرد زحاف۔بتر۔عربی اور مرکب زحاف۔بتر۔اہل فارس کا زحاف ہے۔)

مرکب زحافوں کا بیان ختم ہوا۔

کچھ امور جنھیں ذھن نشین کرنا ضروری ھے۔

وہ تمام زحاف جن کو اردو فارسی میں زیادہ تر اور بنیادی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بیان کر دئے گئے ہیں۔ جن زحافوں کی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔ انہیں ہر رکن پر لگنے والے زحافوں کی جدول میں بیان کر دیا جائے گا۔ تاکہ اگر آپ کوئی آہنگ تراشنا چاہیں تو تراش سکیں۔ لیکن زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ زحاف کو استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بنیادی امور کو آپ ہمیشہ پیش نگاہ رکھیں۔

1۔ زحاف کا عمل صرف سالم رکن پر ہوتا ہے۔ جو اصول عشرہ میں شامل ہیں مزاحف صورتیں ان اصولوں کی فرع ہیں۔

2۔ ایک سے زیادہ اجزا یا ارا کین پر مرکب زحاف بیک وقت لاگو ہوتے ہیں۔

3۔ اگر ایک زحاف کسی جزو پر لاگو کیا جا رہا ہے۔ تو اس زحاف کے لئے رکن میں جزو کا مقام اور نوعیت پیش نظر رکھنا لازم ہے۔ سبب خفیف پر لگنے والا زحاف سبب خفیف پر (دوسرا چوتھا پانچواں، آخر۔ جو بھی اس کا مقام ہے) ہی لگے گا اسی طرح وتد والا اس کے حسب حال۔ وعلیٰ ہذا القیاس

4۔ عروض وضرب کے زحاف وہ ہیں جن کا آخری حرف متحرک نہیں ہوتا۔ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے

5۔ صدر وابتدا اور حشو کے زحافوں کا آخری حرف متحرک ہو سکتا ہے۔

6۔ تسکین اوسط میں تسکین اور تخنیق کے عمل کے بعد مزاحف کی صورتیں اکثر بدل جاتی ہیں۔

سبق نمبر 27

اراکین عشرہ،مفرد بحور اور زحافات کی جدول۔

مندرجہ بالا عنوان سے آپ یہ تو سمجھ ہی گئے ہوں گے۔کہ ہم اُن ارکان عشرہ کی بات کررہے ہیں۔اصول سہ گانہ کے ضمن میں ہم نے جن کا مطالعہ کیا تھا۔ اور جن کی بنیاد ہی پر کسی بحر کی تشکیل ہوتی ہے۔کچھ یاد آیا کہ اصول سہ گانہ کیا ہوتے ہیں۔۔؟ چلیئے میں اُنہیں پھر دوہرا دیتا ہوں۔

1۔ **سبب**۔اس کی دو اقسام ہیں۔

ا۔ سبب خفیف

۲۔ سبب ثقیل

2۔ **وتد**۔اس کی تین اقسام ہیں۔

ا۔ وتد مجموع

۲۔ وتد مفروق

۳۔ وتد موقوف

3۔ **فاصلہ**۔اس کی دو اقسام تھیں۔

ا۔ فاصلہء صغریٰ ۔۔ جو سبب ثقیل اور سبب خفیف کا مجموعہ ہے۔یعنی جس میں پہلے تین حرف متحرک اور چوتھا ساکن ہوتا ہے۔

۲۔ فاصلہء کبریٰ ۔۔ جو سبب ثقیل اور وتد مجموع کا مجموعہ ہے۔یعنی جس کے پہلے چار لفظ متحرک اور پانچواں ساکن ہوتا ہے

پھر اس کے بعد ہم نے یہ سیکھا تھا کہ یہ تینوں اصول جنہیں۔۔اصولِ سہ گانہ۔کہا جاتا ہے۔عروض کی ریاضی کے مطابق مختلف نمونے بنا کر ان اراکین کی تشکیل کرتے ہیں ۔جن سے بحور کی تشکیل ہوتی ہے۔اور وہ اراکین جنہیں ارکان عشرہ کہا جاتا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مفاعیلن

2۔ فاعلاتن

3۔ فاع لاتن

4۔ مستفعلن

5۔ مس تفع لن

6۔ مفعولاتُ

7۔ مفاعلتن

8۔ متفاعلن

9۔ فعولن

10۔ فاعلن

تیسرے مرحلے میں ہم نے یہ دیکھا کہ بحر۔ایک جیسے یا مختلف ارکان کی مخصوص تکرار سے بنتی ہے۔اگر اُس کے ارکان یکساں ہوں۔تو اسے مفرد بحر کہتے ہیں اور اگر اس کے ارکان مختلف ہوں تو اُسے مرکب بحر کہتے ہیں۔اور ہر بحر کا اپنا ایک مخصوص نام ہے۔

چوتھے اور اب تک کے آخری مرحلے میں ہم نے یہ جانا کہ ۔ زحاف۔ کسے کہتے ہیں۔ ہم نے یہ دیکھا کہ کسی بحر کے سالم رکن میں اگر کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہ ہو۔ تو وہ بحر سالم بحر کہلاتی ہے۔ لیکن عام طور پر ہمارے اردو فارسی کے لسانی رویے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اکثر سبھی ارکانِ بحر یا کچھ تبدیل ہو کر اپنی صورت بدل لیتے ہیں۔ اور جس ذریعے سے رکن اپنی صورت بدلتے ہیں۔ وہ زحاف۔ کہلاتا ہے۔ اور جس رکن یا جزو میں یہ تبدیلی ہوتی ہے اُسے مزاحف رکن کہا جاتا ہے۔ ان زحافات اور مزاحف ارکان کے کچھ مخصوص نام ہیں۔ جنہیں پڑھ کر بحر کی صورت کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا اور یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ مزاحف بحر کا نام ضرب کے ارکان طے کرتے ہیں۔

پھر ہم نے زحافات کو لاگو کرنے کے سلسلے میں سب سے اہم بات یہ سیکھی کہ زحاف اگر کسی رکن یا جزو پر ایک مرتبہ عمل کریں تو مفرد زحاف کہلاتے ہیں۔ لیکن اگر یہ مختلف اراکین یا ایک ہی رکن کے مختلف اجزا پر عمل کریں تو انہیں مرکب زحاف کہا جاتا ہے۔ مرکب زحاف جب عمل کرتے ہیں تو یہ عمل یکے بعد دیگرے نہیں کرتے بلکہ ایک سے زیادہ جتنے زحاف بھی رکن ’ارکان یا اُن کے مختلف اجزا پر وارد ہوں وہ بیک وقت ہوتے ہیں۔ مزاحف اجزاء پر کوئی زحاف عمل نہیں کر سکتا۔

اب ایک بات پیش نظر رکھئے کہ آگے سیکھنے کا مرحلہ اسی صورت میں آسان ہو گا۔ اگر ان چاروں مراحل کو آپ بخوبی طے کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک انہیں درست طریق پر ذہن نشین نہیں کیا۔ تو جب تک آپ اس مرحلے سے گزر نہ جائیں۔ یہ قسط اور آئیندہ کے اسباق آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے سکیں گے۔

کیونکہ اب ہر قسط میں یکے بعد دیگرے میں ایک بحر لوں گا اور اُس کے زحافات کی جدول سے آپ کو آگاہ کروں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ جان سکیں کہ اُس بحر میں اُن کے علاوہ کوئی اور زحاف نہیں لگ سکتا۔ اور اگر آپ انہیں سمجھ کر یاد کرنا یا اُن کا گوشوارہ تیار کرنا چاہیں تو آپ کو کسی مشکل کا سامنا نہ ہو۔